نام یہ جس نے دیا اس کو خبر تھی شاید
اُن کا ریحان کبھی دُنیا میں چمکتا ہوگا

# ریحانِ بخشش

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و ریحانِ ملت مولانا ریحان رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(غیر مطبوعہ حمدیہ و نعتیہ کلام)

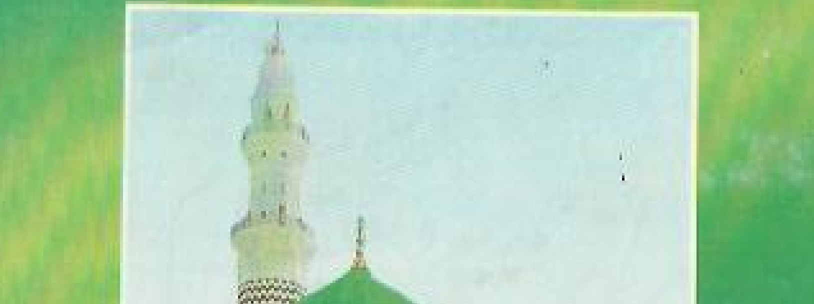

تالیف و ترتیب

سید محمد سلیمان ریحانی المعروف محمد میاں

# ریحانِ بخشش

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

و

ریحانِ ملت مولانا ریحان رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

غیر مطبوعہ

## حمدیہ و نعتیہ کلام

تالیف و ترتیب

سید محمد سلیمان ریحانی المعروف محمد میاں

ناشر

مرکزی مجلس امامِ اعظم رجسٹرڈ لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات نمبر

بانی مجلس

مترجم کتب احادیث رئیس التحریر علامہ عبد الحکیم خان اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب ——— ریحانِ بخشش

مؤلف ——— سید محمد سلیمان ریحانی المعروف محمد میاں

ناشر ——— مرکزی مجلس امام اعظم

صفحات ——— ۶۴

حسب فرمائش ——— پیر طریقت مولانا توصیف رضا خان دامت برکاتہم العالیہ

تعداد ——— گیارہ سو

ھدیہ ——— دس روپے

نوٹ: بیرون جات کے شائقین -/ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

مرکزی مجلس امام اعظم

پرویز الیکٹرک سٹور، کوڑے چوک والٹن روڈ لاہور کینٹ، کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

# عرض مصنف

زیر نظر کتاب ریحان ملت اور ابر بخشش پہلی مرتبہ بھارت یو پی بریلی شریف سے
حب سجادہ خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سبحان رضا
ن صاحب قبلہ دامت برکاتہم عالیہ کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہے۔
اب پاکستان کراچی سے (مجلس تعمیر سیرت) کے زیر اہتمام ریحان بخشش کے نام سے
رف دیوان کو شائع کیا جارہا ہے اس کی بنیادی وجہ سرمایہ کی کمی ہے۔ کتاب ہذا طباعت
ے پہلے حکیم اہلسنت حضرت علامہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب دام مجدہ اور رئیس
تحریر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ لاہور (خلیفہ حضور
یحان ملت) نے ملاحظہ فرمائی تھی اور پاکستان میں اس کی طباعت پر اہلسنت کے لئے
عظیم سرمایہ قرار دیا حضرت علامہ عبدالحکیم صاحب علیہ الرحمہ نے کتاب ہذا کی طباعت
کے بعد حضور ریحان ملت علیہ الرحمہ پر ایک مبسوط کتاب لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا مگر صد
فسوس کہ کتاب کی طباعت سے پہلے ہی آپ کا وصال ہوگیا۔
قارئین حضرات سے التماس ہے کہ کتابت کی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور
مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درست کرلیا جائے نیز جن حضرات کے پاس حضور
ریحان ملت علیہ الرحمہ کا نعتیہ کلام واقعات و کرامات یا تحریر و تقاریر میں سے کچھ مواد ہو
تو ہمیں ضرور بھجوائیں تاکہ حضرت سے متعلق شائع ہونے والے کتب و رسائل میں
اسے بھی شامل کیا جاسکے۔
آخر میں ان حضرات کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے کتاب کی طباعت کے
سلسلے میں میرا دامے درمے سخنے قدمے ساتھ دیا خصوصاً مولانا عبدالجبار رحمانی صاحب جن سے
نسخہ دستیاب ہوا اور بالخصوص مولانا فرحت احمد قادری صاحب زید مجدہ اور بابا محمد عبداللہ
صاحب دام مجدہ جنہوں نے صرف میرا حوصلہ ہی بلند نہیں کیا بلکہ خصوصی تعاون بھی
فرمایا اللہ تعالیٰ قبول کرے اور انہیں دارین میں بہترین اجر عطا فرمائے۔

سید محمد سلیمان ریحانی

C-15 Railway Project No-3

Jinnah Evenue Model Colony

Karachi P.C 75100

# حمدِ باری تعالیٰ جَلَّ جلالہٗ

امام احمد رضا قدس سرہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُتَوَحِّدِ ‏ بِجَلَالِہِ الْمُتَفَرِّدِ
وَصَلَاتُہٗ دَوَامًا عَلٰی ‏ خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم
وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ ھُمْ ‏ مَاْوٰی عِنْدَ شَدَائِدِیْ
فَاِلَی الْعَظِیْمِ تَوَسُّلِیْ ‏ بِکِتَابِہٖ وَبِاَحْمَدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

# مناجات

از :- مولانا سید محمد شریف علی قادری نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی سبز گنبد کے مکین محبوب کا صدقہ الٰہی اس شفیع المذنبین محبوب کا صدقہ
الٰہی سرورِ دنیا و دیں محبوب کا صدقہ الٰہی رحمت للعالمین محبوب کا صدقہ

نہالِ آرزو رحمت سے اپنی بارور کر دے
میری اُمید کا دامن گُلِ مقصود سے بھر دے

میرے مولیٰ علی مرتضیٰ کا واسطہ تجھکو میرے مولیٰ جناب فاطمہ کا واسطہ تجھکو
میرے مولیٰ حسن سے مجتبیٰ کا واسطہ تجھکو میرے مولیٰ شہید کربلا کا واسطہ تجھکو

نہالِ آرزو رحمت سے اپنی بارور کر دے
میری اُمید کا دامن گُلِ مقصود سے بھر دے

الٰہی رحم فرما عابدِ مغموم کی خاطر الٰہی رحم فرما اکبر مظلوم کی خاطر
الٰہی رحم فرما اصغرِ معصوم کی خاطر الٰہی رحم فرما زینب و کلثوم کی خاطر

نہالِ آرزو رحمت سے اپنی بارور کر دے
میری اُمید کا دامن گُلِ مقصود سے بھر دے

میرے مولیٰ بحرمت غوث اعظم التجا سن لے میرے مولیٰ بحرمت خواجۂ عالم دعا سن لے
میرے مولیٰ تیرے قربان تو میری صدا سن لے میرے مولیٰ شریف بینوا کا مدعا سن لے

نہالِ آرزو رحمت سے اپنی بارور کر دے
میری اُمید کا دامن گُلِ مقصود سے بھر دے

# نعت

از: حضرت مولانا حکیم الحاج محمد مطیع الرضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نہیں ہوتا کہیں اپنا گزارا یا رسول اللہ
مدینے میں بلا لیجئے خدارا یا رسول اللہ

جو ہو چشم کرم کا اک اشارہ یا رسول اللہ
تو بیڑا پار ہو جائے ہمارا یا رسول اللہ

ہو طیبہ کی وہی صبح دل آرا یا رسول اللہ
کروں پھر سبز گنبد کا نظارا یا رسول اللہ

حضوری میں ہو منظر کتنا پیارا یا رسول اللہ
تڑپ کر دل وہیں ہو پارہ پارہ یا رسول اللہ

جو صدقہ آپ کا کھایا تو گُن بھی آپ کے گائے
کمال اس میں نہیں کچھ بھی ہمارا یا رسول اللہ

بہت ہیں دہر میں نفس و ہوا و دیو کے بندے
تمہارا ہوں تمہارا میں تمہارا یا رسول اللہ

بھنور میں رب کی رحمت سے سفینے بخشیں ہو جیں
مصیبت میں کسی نے جب پکارا یا رسول اللہ

فقیر بے نوا پر بھی کرم ہو اپنے آقا کا
بڑے بگڑے ہوؤں کو ہے سنوارا یا رسول اللہ

رضائے مصطفیٰ شد چوں رضا احمد رضا باید
رضا بت با رضا خواہد رضا را یا رسول اللہ

## منقبت بحضور ریحان رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ

جناب سید قیصر وارثی لکھنوی

مقبول خدا کہیئے محبوب رضا کہیئے
ریحان رضا خاں کو کچھ اس سے سوا کہیئے

قرآں کے مفسر کی تاثیر دعا کہیئے
یا مفتیٔ اعظم کے جلوؤں کی ضیا کہیئے

وہ نائب محبوب سجاں تھا زمانے میں
محشر میں بھی یہ انجم بخشے گا ضیا کہیئے

وہ حسن کا منظر تھا وہ عشق کا مظہر تھا
اس ذات گرامی کی توصیف میں کیا کہیئے

توقیر رسالت کا پرچم جو کرے اونچا
وہ شخص کہیں مرکر ہوتا ہے فنا کہیئے

غیروں کے بھی سرہم نے تسلیم کو خم دیکھے
یہ ہیبت مومن تھی یا حسن ادا کہیئے

دنیا کو بھی سکھلائے انداز رضا جوئی
تا عمر رہا خود بھی پابند رضا کہیئے

منھ موڑ کے دنیا سے یوں اسکا چلا جانا
ناقدریٔ رہبر کی آپ اس کو سزا کہیئے

ملت کی تباہی کا تھا درد جو سینے میں
وہ درد ہی بالآخر جاں لیکے گیا کہیئے

سجادہ نشینی کا دعویٰ ہے بہت آساں
ان جیسا کسی نے بھی کچھ کام کیا کہیئے

حق گوئی و بیباکی قیصر تھا شعار اس کا
ہوتے ہیں کہاں ایسے اب راہ نما کہیئے

# انتساب

میں اپنی اس کاوشِ دینی کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے والدین کی جانب سے ہدیۂ تبریک و نذر کرتا ہوں۔
اور اس کتاب کو اپنے والد ماجد مولانا سید شریف علی قادری رضوی مصطفوی علیہ الرحمۃ الباری سے منسوب کرتا ہوں۔ جن کی صحبتِ بافیض سے مجھے آقائے نعمت، دریائے رحمت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا در ملا اور سرکار ریحانِ ملت علیہ الرحمہ سے شرفِ بیعت حاصل ہوا۔ خدا بروز حشر مجھے ان بزرگوں کے سائے تلے جگہ عطا فرمائے۔
آمین بجرمت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر محمد میاں عفی عنہٗ

# تقریظ جمیل

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد

امام اہلسنت اعلیحضرت علیہ الرحمہ کا گھرانہ کسی تعارف کا محتاج نہیں اس عالمگیر نسبتی خاندان نے جہاں ملت کی سیاسی، سماجی اور مذہبی نقطۂ نگاہ سے خدمت کی وہاں میدان شعروادب میں بھی اپنا ثانی نہیں چھوڑا امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے خلف اکبر مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں علیہ الرحمہ اسی چمنستان کے مہکتے پھول ہیں جن کی مہک سے آج بھی مشام عالم مہک رہا ہے۔ آپ جہاں فقہ کے دقیق مسائل اور تدریس کے سلیقہ ہنر سے آراستہ تھے وہاں فن نعت گوئی میں آپ کی خوش طبعی اور سخن فہمی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطر سے معطر ہیں ضرورت اس بات کی تھی کہ آپ کا غیر معروف نعتیہ کلام منظر عام پر آئے۔ اسکے ساتھ ساتھ مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں جو مفسر اعظم ہند مولنا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں علیہ الرحمہ کے فرزند اکبر ہیں جن کے کلام میں رنگ حامدی جھلکتی رہا ہے وہ بھی شائع ہو۔

الحمدللہ اس نہج پر سید محمد سلیمان ریحانی میاں کی ترتیب کردہ کتاب "ریحان بخشش" کا چیدہ چیدہ مطالعہ کیا جس میں بکھرے ہوئے موتی یکجا کئے اور ساتھ ہی حضرت رحمانی میاں علیہ الرحمہ کی مختصر مگر جامع سوانح سے رنگ آمیزی کی ہے جسکی فی زمانہ اشد ضرورت تھی۔

مولیٰ تعالیٰ محمد میاں ریحانی سلمہٗ کی اس کاوش و خدمت دینی کو شرف قبول بخشے اور مزید کار خیر کی توفیق عطا فرمائے اور برادران اہلسنت میں مقبولیت عام ہو۔

فقیر حقیر

سید شاہ تراب الحق

۱۲ / اپریل ۹۲ء

# تقریظِ جلیل

حضرت مفتی اہلسنت

## مفتی ابوظفر غلام یٰسین امجدی صاحب مدظلہ العالی

مہتمم

## دارالعلوم قادریہ رضویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غالباً فروری ۱۹۴۹ء کی بات ہے کہ ضلع جھنگ پنجاب پاکستان کے ایک مرکزی مدرسہ جامع محمدی میں ۱۵/۱۶ سال کا ایک نوخیز خوبصورت جوان کو دیکھا جو ہمارا ہم عمر تھا۔ اس وقت میں اور میرے برادر محترم مولانا خلیل اختر صاحب بالترتیب ۱۸-۱۹ سال کے تھے اپنا مختصر سا سامان لئے ہوئے جامع محمدی میں آیا اور استاذ محترم علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ شیخ الحدیث جامع محمدی کی خدمت میں حاضر ہو کر دست بوسی کی اور با ادب بیٹھ گیا حضرت علامہ نے خیریت پوچھی اور تفصیلی گفتگو فرمائی۔

اس وقت استاذ محترم حضرت علامہ مفتی اعجاز ولی خان صاحب علیہ الرحمہ اس جامع میں بحیثیت استاذ مامور تھے۔ لیکن اس روز کسی وجہ سے تشریف نہ لائے تھے۔ معلوم ہوا کہ ابھی لائلپور میں مدرسہ قائم نہیں ہوا ہے لہٰذا صاحبزادہ حضرت علامہ سردار احمد صاحب محدثِ اعظم پاکستان کے حکم پر لائلپور سے یہاں تشریف لائے تھے۔

اسم گرامی ریحان رضا عرف رحمانی میاں ہے اس خوبصورت نوجوان کی پیشانی اور حرکات و سکنات، گفتار و رفتار میں اسکی ذہانت و فطانت اور وقار جھلکتے رہتے تھے۔ ہمیں بڑی خوشی ہوتی کہ ہمارے مقتدا اور پیشوائے اہلسنت والجماعت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کا ایک فرد ہمارا ہم زبان ساتھی آیا استاذ محترم توان کو پہلے سے جانتے تھے لیکن ہم لوگ ان سے نا آشنا تھے مگر بہت جلد ہم گھل مل گئے اور ایک دوسرے کے حالات سے مفصل معلومات حاصل کئے اور بڑی محبت و انسیت سے رہنے لگے۔

علامہ ازہری اور علامہ مفتی اعجاز ولی کی زیر نگرانی رحمانی میاں کی تعلیم و تربیت شروع ہوئی ان کی کتابیں اپنے درس دیگر اساتذہ کے پاس تو ہوتی رہی تھیں، مفتی صاحب نے وقت نکال کر ایک دو کتابیں خود شروع کرائیں اور بڑی توجہ فرماتے۔

رحمانی میاں زمانہ طالبعلمی میں بھی گنگناتے اور اشعار کہتے دکھائی دیتے تھے اور کبھی کبھی سناتے بھی اور چونکہ ہم بھی یہ ذوق رکھتے تھے لہذا ان کے اشعار سنتے اور لطف اندوز ہوتے اور پھر ہم بھی سناتے کبھی کبھار زبر سے بھی چھیڑ جایا کرتے ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب طلبہ کا ہفتہ واری مشقی جلسہ بھی ہم لوگ منعقد کرتے اس میں بھی رحمانی میاں کبھی تقریر کرتے اور کبھی اپنی کہی ہوئی نعت و منقبت سناتے۔

جب لائلپور کا مدرسہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے نام سے قائم ہو گیا۔ اساتذہ رکھ لئے گئے۔ تعلیم جاری کر دی گئی تو حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ نے رحمانی میاں کو اپنے پاس مدرسہ میں بلا لیا۔ پھر ۲۵ سال بعد جب پاکستان تشریف لائے تو ایک بار کراچی ملیر سعود آباد میں ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ ان کی دنیا یکسر بدل چکی

ہے۔ بڑا وقار ہے طبیعت میں ٹھہراؤ ہے سنجیدگی ہے اور بڑی آگہی محسوس ہوتی۔

ریحان میاں کے وصال کی خبر کراچی کے اخبارات میں چھپی پڑھ کر دل کو بڑا صدمہ ہوا۔ اور بڑا ہی قلق ہوا۔ حضرت مولانا بڑی خوبیوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین ابھی انہیں بڑا کام کرنا تھا مگر تھوڑی زندگی لیکر وارد دنیا ہوئے تھے۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

مولانا ریحان رضا خاں علیہ الرحمہ کے تبلیغی دورے، یورپ امریکہ، افریقہ اور برصغیر جنوبی ایشیا وغیرہ اور سیاسی و سماجی خدمات بڑی قابل قدر ہیں۔

حضرت مولانا ریحان رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مختصر زندگی میں بہت کچھ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

اگر زندگی وفا کرتی تو اس سے کہیں زیادہ نمایاں اور عظیم کارنامے کر جاتے۔ میرے سامنے "ریحان بخشش" ہے جس کی ترتیب نوصاحبزادہ سید محمد سلیمان ریحانی عرف محمد میاں نے کی ہے اور اس کو طباعت کروانا چاہتے ہیں۔ سید صاحب کی یہ اچھی تقدیم ہوگی اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے اور محمد میاں کو اجر عطا فرمائے۔ آمین )

المجیب و عظمی

ابو الظفر غلام یسین

فقیر ابو ظفر غلام یسین

# تعارف

آج کے پر فتن اور مادیت پسند دور میں جہاں ایمانی و روحانی اور اخلاقی قدریں روز بروز متزلزل ہوتی جارہی ہیں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اپنے سلف صالحین کی تعلیمات اور ان کے حالات زندگی سے واقفیت حاصل کریں کیونکہ ان ہی عظیم لوگوں نے ہر کٹھن اور مشکل وقت میں اہل اسلام کی رہنمائی فرمائی۔ آج ہماری پستی اور رسوائی کا سبب یہی ہے کہ ہمارا روحانی و اخلاقی رابطہ ان بزرگوں سے منقطع ہوتا جارہا ہے دوسری جانب تمام اسلام دشمن طاقتیں صرف مذہب اسلام اہلسنّت و جماعت کو مٹانے کے درپے ہیں ان حالات میں ہمیں چاہئے کہ حضرات اہلسنّت میں جو علماء و مشائخ بقید حیات ہیں ان کے وجود مسعود کو غنیمت سمجھیں اور ان سے رہنمائی حاصل کریں تاکہ سلف صالحین سے ہمارا رابطہ قائم ہوجائے اس بات کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورۃ فاتحہ میں یوں بیان فرمایا مجھ سے اس طرح دعا طلب کیا کرو۔

اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم

ترجمہ۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان (انعام) کیا سبحان اللہ کیا پیاری دعا تعلیم فرمائی کہ ہم اس سے عرض کریں مولائے کریم تو ہمیں اپنے مقبول اور انعام یافتہ بندوں کے راستہ پر چلا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول اور نیک بندوں کی راہ سیدھی راہ ہے اس کے علاوہ سب راستے گمراہی و بربادی کی طرف لے جاتے ہیں لیکن یہاں ایک وضاحت ضروری ہے کہ اللہ کے مقبول اور انعام یافتہ بندے صرف اہلسنّت والجماعت سے ہیں۔ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے تاکہ کسی کے بہکانے میں نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں اپنے انعام یافتہ بندوں کی وضاحت اس طرح بیان فرمائی۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین والصدیقین والشھداء والصلحین وحسن اولٰئک رفیقا ○

ترجمہ۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا۔ جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں ان ہی عظیم نفوس قدسیہ میں سے امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے خاندان کے چشم و چراغ حضرت علامہ مولانا ریحان رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہے آپ

کی ولادت باسعادت ۱۸ ذی الحج ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۴ء کو مرکز عقیدت بریلی شریف محلہ خواجہ قطب میں ہوئی ولادت باسعادت سے پورے خاندان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی کیونکہ آپ مفسر اعظم ابراھیم رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کی سب سے بڑی اولاد تھے ہر طرف سے مبارکباد کی سوغاتیں آنے لگیں اور دعائے علم و فضل کے نغمے گونجنے لگے۔ آپ کے جد امجد سیدی حجتہ الاسلام رحمتہ اللہ علیہ اور نانا سرکار مفتی اعظم عالم اسلام رحمتہ اللہ علیہ عالم اسلام کو اس ولادت پر بے حد مسرت ہوئی حضور حجتہ الاسلام نے آپ کو اپنا داہنی تبرک عطا فرمایا جو آپ کے منہ میں رکھ دیا گیا نیز خاندانی و ایمانی روایات کے تحت آپ کا اسم شریف محمد رکھا بعدہ پکارنے کا نام ریحان رضا تحریر فرمایا آپ اپنے جد کریم کے نہایت چہیتے اور اپنے ننھیال میں ہر دلعزیز تھے۔ اسی محبت کے سبب آپ کے جد کریم حجتہ الاسلام نے آپ کو بچپن ہی میں جبکہ آپ کی صرف تین سال عمر تھی اپنا نائب و جانشین مقرر فرمادیا تھا ان کی نگاہ فیض دیکھ رہی تھی کہ یہ بچہ اپنے وقت کا عظیم عالم اور قوم ملت کا رازدار ہوگا اسی لئے ریحان ملت علیہ الرحمتہ نے ایک جگہ نعت میں اس طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

نام یہ جس نے دیا اس کو خبر تھی شاید
ان کا ریحان کبھی دنیا میں چمکتا ہوگا

آپ کا شجرۂ نسب اس طرح سے ہے۔ محمد ریحان رضا خان ابن ابراہیم رضا خان ابن حامد رضا خان ابن مجدد اعظم امام احمد رضا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم آپ کی ولادت چونکہ ایک علمی و روحانی خاندان میں ہوئی اور ایام طفولیت سے ہی باکمال علماء اور صاحب تقوی بزرگوں کی شفقت و صحبت میسر رہی تھی اس لئے بچپن ہی سے علم و ادب کے بڑے دلدادہ تھے ابتدائی تعلیم مرکز اہلسنت بریلی شریف میں حاصل کرنے کے بعد آپ کے والد ماجد مفسر اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حصول علم کے لئے بھیجا آپ محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں تین سال رہے اور معیاری کتب کے درس کے علاوہ علم و حکمت کی بھی تعلیم حاصل کی علاوہ ازیں آپ کے اساتذہ میں حضور حجتہ الاسلام۔ حضور مفتی اعظم ہند اور حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم بھی ہیں جس نے ان

عظیم بزرگوں کی صحبت میں رہ کر علم حاصل کیا وہ کیوں نہ اپنے وقت کا ایک بلند پایہ عالم اور بہترین مبلغ ہوگا اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے ریحان ملت علیہ رحمتہ فرماتے ہیں۔

رضا و حامد و نوری کا گلشن ہے بہاروں پر
شگفتہ اس چمن میں خیر سے ریحان رضا تم ہو

تحصیل علم کے بعد مرکز اہلسنت بریلی شریف میں اپنے وقت کے عظیم علماء و فضلاء کی موجودگی میں آپ کی باقاعدہ دستار بندی ہوئی یہ بات بھی قابل ستائش ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند جیسی صاحب تقویٰ شعار زہد و تقویٰ کا پیکر معرفت و حکمت کی ناپید اکنار ہستی نے خاندان میں سب سے پہلے کسی کو اپنا نائب و خلیفہ مقرر کیا تو حضرت ریحان ملت علیہ الرحمتہ کی ذات ستودہ صفات تھی نیز آپ کو بیعت و ارشاد کی اجازت مرحمت فرمائی آپ چونکہ اپنے نانا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمتہ سے بیعت بھی تھے اس لئے آپ کو ان سے بے حد عقیدت و محبت تھی جس کا اظہار ان منقبتوں سے ہوتا ہے جو آپ نے حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمتہ کی شان میں لکھی ہیں ایک منقبت کے مقطع میں اس طرح عرض کرتے ہیں۔

روز محشر یہ ہے ریحان عقیدہ اپنا
کہ میرے پیر کا سر پہ میرے سایہ ہوگا

آپ نے تقریباً بارہ سال منظر اسلام بریلی شریف میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے عربی زبان میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی مدرسہ کے وہ طلبہ جن کا تعلق عرب ممالک سے تھا آپ انہیں عربی زبان میں درس حدیث دیا کرتے تھے یہ طلبہ آپ کے درس حدیث کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے علم حدیث کے علاوہ آپ کو مروجہ تمام علوم و فنون میں ید طولیٰ حاصل تھا یعنی تفسیر و حدیث' فقہ' اصول فقہ' کلام و مناظرہ' منطق و فلسفہ' صرف و نحو اور دیگر علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر تھے نیز آپ ایک بہترین منتظم' صاحب فراست مذہب و سیاسی لیڈر بارعب خطیب' عظیم نعت گو شاعر' سحر بیان مقرر اور ایک اچھے مصنف بھی تھے جس کا اندازہ آپ کے کچھ فتاویٰ اور تحریروں سے ہوتا ہے اگر آپ کو وقت ملتا اور باقاعدہ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوتے تو یقیناً یہ اہلسنت کے لئے سرمایہ ہوتا مگر آپ زیادہ تر اپنے جد کریم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کے قائم

کرو مدرسہ منظر الاسلام اور خانقاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کی ترویج و فروغ کے لئے بحیثیت منتظم اور صاحب سجادہ مصروف رہے دنیا نے دیکھا کہ آپ نے اپنے دور سجادگی میں مدرسہ اور خانقاہ کو بام عروج تک پہنچایا چونکہ آپ کو مذہبی قابلیت کے ساتھ ساتھ ملکی و سیاسی بصیرت بھی حاصل تھی اسی لئے آپ دینی قیادت کے ساتھ ساتھ ملکی و ملی کاموں میں بھی مصروف رہے آپ نے امت مسلمہ کے لئے جو دینی مذہبی اور سیاسی خدمات انجام دی ہیں اس کی تفصیل بہت طویل ہے ایک کتاب ریحان ملت اور ارز بخشش (نعتیہ دیوان) میں محترمی عبدالعزیز علی گڑھی صاحب قبلہ نے حضرت کی سیرت، خدمات اور نعتیہ کلام سے کچھ مواد جمع کیا ہے جو اہلسنّت کے لئے ایک سرمایہ ہے مگر ضرورت ہے کہ اس کام کو پاکستان تک وسیع کیا جائے تاکہ ہماری نوجوان نسل اپنے اسلاف و بزرگوں کی خدمات سے باخبر ہوسکے۔ حضرت ریحان ملت علیہ الرحمتہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیاں عطا فرمائی تھیں آپ کی بہت سی خوبیوں میں سے حسن اخلاق کی یاد آپ کے احباب کے دلوں میں ہمیشہ چٹکیاں لیتی رہے گی خندہ پیشانی اور بذلہ سنجی کے تصورات میں آپ کے مخلصین احباب اب آپ کو نہ پاکر ہمیشہ سوگوار رہیں گے آپ نے اپنے وصال کی خبر اپنے اہل خانہ و متعلقین کو تین روز قبل فرمادی تھی کہ میرا وقت وصال قریب ہے اور میری قبر میرے جد اعلیٰ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے دائیں پہلو میں تیار کی جائے اپنے وصال کی اس واضح خبر سے آپ کے اہل خانہ اور متعلقین حضرات سخت پریشان و حیران تھے کہ آپ بظاہر بالکل صحت مند نظر آرہے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ عنقریب ہم سے رخصت ہوجائیں گے مگر اس عرصے میں کئی بار آپ نے اپنی قبر کی تیاری کے بارے میں سوال کیا مگر یہ کس کی ہمت تھی کہ آپ کی زندگی میں قبر تیار کرنا شروع کروے انتقال کے دن صبح خادم خانقاہ کو طلب فرمایا اور قبر تیار نہ کروانے پر سخت ناراض ہوئے اور خادم کو -/۲۰۰ روپے قبر کی تیاری کی سلسلے میں دیئے اور فرمایا اب اس کام میں تاخیر نہ کرو اسی دن صبح دس بجے ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۹۸۵ء کو اس دار فانی سے کوچ فرمایا اور اپنے مالک حقیقی سے جاملے وصیت کے مطابق اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے دائیں پہلو میں قبر کھودنا شروع کی گئی ابھی تھوڑی ہی قبر کھودی تھی کہ زمین میں ایک چٹان ظاہر ہوگئی جسے کھودتے ہٹاتے تقریباً دو روز لگ گئے

اب لوگوں کو معلوم ہوا کہ اپنے وصال کی خبر ۳ روز پہلے دینے، قبر تیار کرانے اور اجرت بھی پیشگی دینے میں حکمت کیا تھی اللہ اکبر وقت وصال بھی شرع مطہر کا کس قدر احساس تھا کہ میری قبر کھودنے والے کو کہیں عام اجرت نہ دے دی جائے لہذا پہلے ہی اپنی دانست میں مناسب سے زیادہ رقم عطا فرما گئے آج ہم دیکھ رہیں ہیں کہ آپ اپنے جد کریم اعلیٰ حضرت، دادا حجتہ الاسلام اور نانا سرکار مفتی اعظم ہند رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قرب میں آرام فرما رہے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازور نیست
تانہ بخشند خدائے بخشندہ

مولائے کریم ہمیں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور دنیا و آخرت میں ان کی برکات و توجہات سے بہرہ ور فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سید محمد سلیمان قادری ریحانی
صدر مجلس تعمیر سیرت

# شجرہ نسب

سعید اللہ خان (شجاعت جنگ بہادر) قندھار سے سلطان شاہ محمد شاہ کے ہمراہ ہندوستان آئے۔

سعادت یار خان

محمد اعظم

حافظ کاظم علی

امام العلماء رضا علی خان

رئیس الاتقیاء نقی علی خان

امام احمد رضا خان

حجۃ الاسلام حامد رضا خاں

مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں

ابراہیم رضا خاں عرف جیلانی میاں

حماد رضا خاں عرف نعمانی میاں
جن کا خاندان پاکستان میں ہے

ریحان رضا خاں علیہ الرحمہ ۔ تنویر رضا خاں (مفقود الخبر) ۔ اختر رضا خاں ۔ قمر رضا خاں
منان رضا خاں (۳ صاحبزادیاں)

سبحان رضا خاں (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف) ۔ عثمان رضا خاں ۔ توقیر رضا خاں ۔ توصیف رضا خاں
تسلیم رضا خاں ۔ اور
۲ صاحبزادیاں

ان میں افضل سلاسل سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ مندرجہ ذیل ہے۔

# حضرت ریحان ملت کا شجرۂ طریقت

## شجرۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ

**سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم**
١٢ ربیع الاول ١١ھ مدینہ طیبہ

مولائے کائنات
٢١ رمضان ٤٠ھ نجف اشرف

سیدنا امام حسین
١٠ محرم ٦١ھ کربلا

سیدنا امام زین العابدین
١٨ محرم ٩٤ھ مدینہ طیبہ

سیدنا امام موسیٰ کاظم
٥ رجب ١٨٣ھ بغداد شریف

سیدنا امام جعفر
١٥ رجب ١٤٨ھ مدینہ طیبہ

سیدنا امام باقر
٧ ذی الحجہ ١١٤ھ مدینہ طیبہ

سیدنا امام علی رضا
٢١ رمضان ٢٠٣ھ مشہد مقدس

سیدنا شیخ معروف کرخی
٢ محرم ٢٠٠ھ بغداد شریف

سیدنا شیخ سری سقطی
١٣ رمضان ٢٥٣ھ بغداد شریف

سیدنا عبدالواحد تمیمی
٢٦ جمادی الآخر ٤٢٥ھ بغداد شریف

سیدنا ابوبکر شبلی
٢٧ ذی الحجہ ٣٣٤ھ بغداد شریف

سیدنا جنید بغدادی
٢٧ رجب ٢٩٧ یا ٢٩٨ یا ٢٩٩

سیدنا ابوالفرح طرطوسی
٣ شعبان ٤٤٧ھ بغداد شریف

سیدنا ابوالحسن علی ہکاری
یکم محرم ٤٨٦ھ بغداد شریف

سیدنا ابو سعید مخزومی
٧ شعبان ٥١٣ھ بغداد شریف

**سیدنا غوث اعظم جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**
١١/١٧ ربیع الآخر ٥٦١ھ بغداد شریف

سیدنا عبدالرزاق
٦ شوال ٦٠٣ھ بغداد شریف

سیدنا ابو صالح نصر
٢٧ رجب ٦٣٢ھ بغداد شریف

سیدنا محی الدین ابو نصر
٢٧ ربیع الاول ٦٥٦ھ بغداد شریف

سیدنا سید علی
[illegible] بغداد شریف

سیدنا سید موسیٰ
١٣ رجب ٧٦٣ھ بغداد شریف

سیدنا سید حسن
٢٣ شوال ٧٨١ھ بغداد شریف

سیدنا سید احمد جیلانی
١٩ محرم ٨٥٣ھ بغداد شریف

سیدنا بہاء الدین
١١ ذی الحجہ ٩٢١ھ دولت آباد دکن

سیدنا ابراہیم ایرجی
٥ ربیع الآخر ٩٥٣ھ دروازہ ... دہلی

سیدنا شیخ جمال الاولیاء
... ٩٧٥ھ جہان آباد

سیدنا قاضی ضیاء الدین
١١ رجب ٩٨٩ھ نیوتنی لکھنؤ

سیدنا محمد بھکاری بادشاہ
٩ ذی القعدہ ١٠٢٥ھ کاکوری لکھنؤ

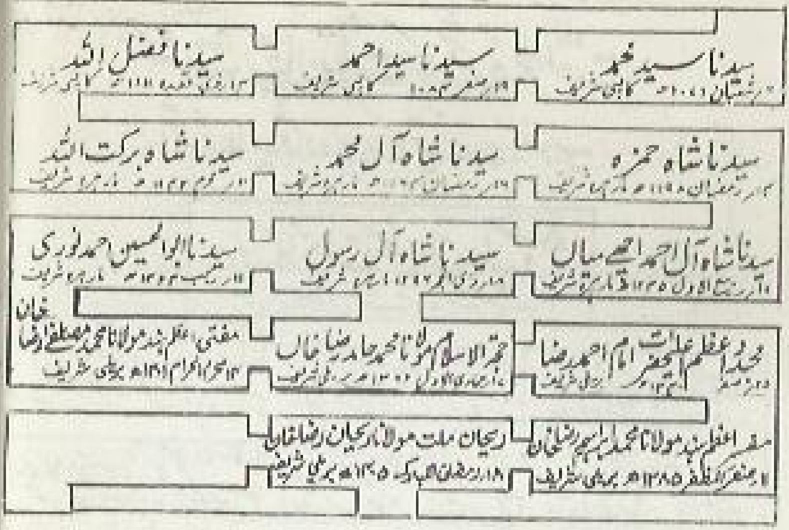


# نبیرۂ اکبر حجۃ الاسلام

حضرت حجۃ الاسلام کا بڑا پوتا مفتی اعظم ہند کا بڑا نواسہ مولانا محمد ریحان رضا خاں صاحب سجادہ متولی
خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ حامدیہ مرکز اہلسنت بریلی محلہ خواجہ قطب میں ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۳ء ک
منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا۔ اپنی ولادت سے رحلت تک آفتاب تاباں کی طرح چمکتا، ابر باراں کی طرح
برستا، سنبل و ریحان کی طرح اپنی خوشبو بکھیرتا مرد میدان کی طرح گرجتا صرف ۵۲ سال کی عمر میں
درسہ خانقاہ اور ملک وملت کی خدمات نمایاں انجام دیتا ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء
اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ؎

زندہ رہے تو دین کی خاطر سہی زندگی ؎ اور جان دی تو خدمت اسلام کر گئے

آپ کی سیرت وخدمات پر مشتمل علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی کا تاریخی تعزیتی مکتوب قطعۂ احساس منظوم نذر قارئین ہے۔

مخدومی وعزیزی حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب سبحانی میاں و برادران ذیشان۔ دودمان امام احمد رضا خان سراپا تشکر و امتنان اعزکم مولی المنان ہدیہ سلام مسنون!

"خبر اثر" ——— "وحشت اثر" ——— موصول ہوئی کہ ——— "آہ آہ کیسے جانشین اعلیحضرت" ——— "نبیرہ قائد اعلیحضرت" ——— "آہ داعی خانقاہ عالیہ رضویہ" ——— "کوکب اسلام حضرت مولانا ریحان" ——— "حضرت ریحان در جہان" ——— "علامۂ روزگار رجائے خلائق" ——— "الحاج محمد ریحان رضا" ——— "شیع شبستان دیران عام" ——— "بزرگ نہاد سجادہ نشین آستانہ عالیہ" ——— "مرجع انام سجادہ نشین آستانہ" ——— "قادریہ رضویہ دائما ابدا" ——— "جنت مکان نبیرہ حجۃ الاسلام" ——— "ریحان امام احمد رضا" ——— "ہادی زمانہ نوری رضوی" ——— "نجم گہر قادری رضوی" ——— "نے انتقال پر ملال فرمایا" ———

ایک عظیم دور۔ فکری، تعلیمی، تعمیری۔ حضرت حجۃ الاسلام سے شروع ہو کر بظاہر حضرت ریحان رضا کے وصال پر ختم ہوگیا۔ امام احمد رضا کے یہ سہ تن خوشتر از صد تن تھے۔ آپکے فیضان کے یہ تینوں بڑے روشن مینار تھے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ حامدیہ کا گل شاداب اپنی ریحان بکھیر گیا جو کچھ ہونا تھا، وہ ہوا مقدرات کا فیصلہ یہی تھا۔ ہاں صاحب سجادہ کے کاندھوں پر عظیم ذمہ داریاں آگئیں ہیں۔ مگر یہ کار رضا ہے۔ نہ پہلے رکا ہے نہ اب رکے گا۔ رضا کی رضا شامل حال رہے گی۔ آپ کا ماضی صبر و شکر سے روشن ہے۔ اپنے والد گرامی اور جد سامی کی اعلیٰ روایات اور جد و نامی کی نمایاں خدمات کو پیش نظر رکھیے کار رضا میں پوری ثابت قدمی کے ساتھ قدم آگے بڑھائیے۔ آپ صاحب منزل ہیں اور نشان منزل آپ کے سامنے ہے۔

یہ چند جملے اس نسبت کے پیش نظر لکھ رہا ہوں جو راقم الحروف کو آپکے جد و دکرام سے ہے آپ کے جد گرامی حضرت جیلانی میاں رحمۃ المولیٰ علیہ کے وصال پر ایک تفصیلی عریضہ آپ کے والد مرحوم و مغفور کو ۱۹۶۵ء میں لکھا تھا اور آج آپ کو لکھ رہا ہوں۔ خبر قیامت اثر سنتے ہی آپ کے نام تعزیتی ٹیلیگرام روانہ کیا جا چکا ہے۔ ماریشس، جنوبی افریقہ، برطانیہ میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے

ایصالِ ثواب کا سلسلہ جاری ہے۔ اپنے خطوط سے اس فقیر قادری کو آگہی بخشیں۔ تفصیلات کا منتظر ہوں۔ اس بندہ کو دور اور اس کے اہل خانہ اور قادری رضوی غلام کی جانب سے اپنے جملہ برادران ہمشیرگان والدہ محترمہ جدِّ مخدومہ کی خدمت میں ہدیہ سلام مسنون کے بعد تعزیت پیش کیجئے۔ اپنے جدِّ ذیشان کو بارگاہ ریحان میں سلام پیش کریں۔ فقیر قادری سگ بارگاہ رضوی محمد ابراہیم خوشتر صدیقی

۹ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ / ۲۵ جون ۱۹۸۵ء

# قطعۂ تاریخی

کون دنیا سے گیا روتے ہیں آہ! ۔ منظر اسلام، مسجد، خانقاہ

شکر ہے مصرعہ تاریخ کا یہ "داخلِ جنت ہوا، ریحاں الا" (۱۴۰۵ھ)

---

آہ! کیا آئی خبر حضرت ریحاں گئے — کر کے دنیا میں بڑا دین کا ساماں گئے

مسجد و مدرسہ و خانقاہ و سجادہ — ہر جگہ شور ہے ہم سب کے نگہباں گئے

سجادہ سوداگری کو جو مرے سوداگر کا — سامنے اس کے بڑھا کر سبھی دکاں گئے

جانے والے رہے اپنے تجاہل کا شکار — جو تھے انجان تجھے اچھی طرح جان گئے

پھول مرجائے جس کی شاخ گل کھل نہ سکی — شور ہے باغِ رضا کے گل ریحان گئے

تو نے وہ منظر اسلام کو منظر بخشا — جو بھی اس باغ میں آئے وہ بہار لوٹ گئے

تیرے افکار نے تعمیر کو اک روپ دیا — تیرے انداز حسیں ایسے تھے سب مان گئے

تیری رحلت کا وہ غم کہ غمِ عالم ٹھہرا — تیری فرقت کا وہ صدمہ کہ دل و جان گئے

چاہے افریقہ و یورپ ہو، کہ ہو برِّ صغیر — تم جہاں پہنچے رضا کا لئے فیضان گئے

دور بنگالی ہو، یا نسل کی بندی کا ہو دور — تم ہر اک دور میں حق کا لئے فرمان گئے

گلشنِ جامعہ جنتی تھا وہ شاداب کر آہ! — آ گیا دورِ خزاں حضرت ریحان گئے

اللہ اللہ یہ مقدر کہ اب وجد کے حضور — ماہِ رمضان میں ریحان رضا خان گئے

ہو گئی آہ گلی آج یقیناً سونی! — کوئی اب اٹھے کہ ریحان رضا خان گئے

بجھ گئی شمع شبستانِ رضا اے خوشتر

لوگ کہتے ہیں کہ ریحان رضا خان گئے

خوشتر قادری قلم

ماخوذ از تذکرہ جمیل سوانح حجۃ الاسلام حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

# ابرِ بخشش

## ۱۴۰۵ھ

ریحان ملت حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ محمد ریحان رضا خاں صاحب

علیہ الرحمۃ کا

## مجموعہ کلام

## حضرت ریحان کی شاعری

ریحان ملت حضرت علامہ ریحان رضا خاں رحمانی المتخلص بہ ریحان کا تعلق اس خانوادے سے ہے کہ علم جس کے آستانے کا پہریدار ہے زبان جہاں مانجھی اور اجالی جاتی ہے۔ شاعری حضرت ریحان کو ورثہ میں ملی ہے۔

○ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی وہ عظیم شاعر ہیں جنھوں نے اردو شاعری کو تقدیس کا پیراہن نفیس عطا کیا ہے ان کا کلام باغ کامرانی کا سدا بہار پھول ہے جس کی عطر بیزی نے عقیدہ و ایمان کے چمنستان میں مشک بھر دی ہے یہ شعر و ادب کے امام ہیں اور اس امام کی شاعری پر صدہا مضامین و مقالات متعدد رسائل و جرائد میں چھپ چکے ہیں ان کے کلام کے تحقیقی جائزے پر اب تک دسیوں کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں داغ جیسے قادر الکلام شاعر نے ان کی شاعری کو سراہا ہے کالیداس گپتا رضا نے ادبی اور فنی اعتبار سے ان کی شاعری کو میر و غالب کی شاعری کا ہم پلہ بتایا ہے کالج یونیورسٹی کے اردو اسکالروں اور پروفیسروں نیز ناقدین ادب اور قلم کاروں نے کلام رضا دیکھ کر اظہار حیرت کیا ہے نیاز فتحپوری جیسے نقاد کا ناقدانہ قلم کلام رضا دیکھ کر مفلوج ہو گیا اور زبان سے سوا تعریف کے اور کچھ نہ نکلا۔

○ برادر حضرت رضا۔ استاد زمن حضرت علامہ حسن رضا خاں حسن شاعر غزل بھی ہیں اور شاعر نعت و منقبت بھی داغ کے تلامذہ میں یہ سر فہرست ہیں ان کی نعتیہ شاعری کی تعریف خود امام شعر و سخن شاہ ملک سخن حضرت رضا نے بھی کی ہے اور شاعری میں ان کے استاد داغ دہلوی نے تو یہاں تک کہا کہ اگر میں نعتیہ شاعری کرتا تو حسن کو اپنا استاد

بنا تا ہے۔

دو سال قبل علی گڑھ سے اسد بدایونی کی ایک کتاب "دواغ کے اہم تلامذہ" شائع ہوئی ہے جس میں حضرت حسن کو نمایاں مقام دیا گیا ہے یہ کتاب اسد بدایونی کا ایم فل کا مقالہ ہے جسے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں پیش کیا گیا اور اسے منظور کیا گیا۔

○ حضرت حجتہ الاسلام علامہ حامد رضا خاں حامد عربی زبان و ادب پر کامل عبور رکھتے تھے اردو تو ان کے اپنے گھر کی زبان تھی ان کی شاعری بھی تقدیسی شاعری ہے اور قابل قدر ہے۔ افسوس ان کا مجموعہ کلام ضائع ہو گیا ایک حمد اور دو نعتیں مختلف کتابوں میں نظر آتی ہیں جنہیں دیکھ کر ان کی شعری مہارت زبان و بیان اور فن کا اندازہ ہوتا ہے راقم نے ان کی حیات اور کارناموں پر جو کتاب "حجتہ الاسلام" مرتب کر کے شائع کرائی ہے اس میں یہ حمد اور نعتیں یکجا کر دی ہیں جس طرح حضور مفتی اعظم کی سوانح پر کسی کتاب کو سب سے پہلی بار منظر عام پر لانے کا شرف راقم کو حاصل ہے اسی طرح حضور حجتہ الاسلام کی سوانح پر بھی سب سے پہلی بار کسی کتاب کو پیش کرنے کا شرف فقیر ہی کو حاصل ہے۔

○ حضور مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں نوری شاعر رنگ و نور ہیں لیکن ان کی شاعری میں محبوب دنیا کے لب لعلیں کا رنگ نہیں ہے مدنی محبوب کے گلہائے لب کے جادوائی رنگ کی گل گونی ہے گنبد خضرا کے نظارہ نے اسے سرسبزی عطا کی ہے اور خورشید رسالت سے اسے نور مل رہا ہے اور حضرت نوری نے یہ فیض حضرت احمد نوری ایسے نوری پیکر تراشے ہیں جن سے تقدیسی شاعری کا نگار خانہ جگمگا اٹھا ہے۔

○ اب خانوادہ رضا کے ایک اور شیوہ بیان شاعر حضرت ریحان کی چند نعتوں منقبتوں اور ملی ترانوں کا مجموعہ بنام "ابر بخشش" (۱۴۰۵ھ) منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔

راقم کو حضرت ریحان قدس سرہٗ کے مجموعہ کلام کا یہ تاریخی نام رکھنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے' یوں تو حضرت ریحان ملت علیہ الرحمتہ کی نعتوں اور منقبتوں کی اچھی خاصی تعداد تھی اور بیشتر مختلف جرائد و رسائل میں چھپ بھی چکی تھیں مگر ان کے وصال کے بعد جب سے ان کے فرزند اکبر حضرت مولانا سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب سجادہ نے والد گرامی وقار علیہ الرحمہ کی تمام ذمہ داریوں کو سنبھالا ہے اور ان کے زمانہ میں جو کلام ماہنامہ "اعلیٰ حضرت" میں چھپے انہیں صاحب سجادہ نے محفوظ کرلیا اور

حضرت ریحان ملت کی جو ڈائری انہیں ملی اس کی چند نظمیں نوٹ کرلی گئیں تلاش جاری ہے فی الحال پہلے ایڈیشن میں جو کلام موجود ہیں انہیں پیش کیا جارہا ہے۔ انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن میں اضافہ ضرور ہوگا۔

احباب ذوق و نظر کلام کی کیت پر نظر نہ دوڑائیں کیف ملاحظہ فرمائیں حضرت رضا کے یہاں بڑی سادگی ہے بڑی روانی ہے ان کے کلام کی سادگی میں ایک عجیب پرکاری ہے اور روانی میں جوانی اور ادائے مستانی! مشکل الفاظ فارسی تراکیب یا محاورات سے شاعری کو بوجھل نہیں بنایا ہے فصاحت بیان سلاست زبان نے ان کے کلام کو راج ہنس کا سبک رواز عطا کردیا ہے لیکن کلام میں ہلکا پن نہیں گرانقدری ہے تصنع اور بناوٹ سے پاک فکر میں ڈوبی ہوئی شاعری ہے ان کے یہاں آورد نہیں آمد ہے سچے جذبات کی ترجمانی ہے شاعری کے باطن میں بڑا نور ہے اور خارجی اعتبار سے بھی یہ پرکیف ہے اس میں سرور ہے۔

حضرت ریحان کی شاعری میں آپ خاندانی روایت کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا اضافہ بھی دیکھیں گے انہوں نے اپنی شاعری میں سیاسی رنگ بھی بھرا ہے لیکن اس سے ان کی شاعری میں ساحرانہ آلودگی نہیں آنے پائی ہے بلکہ جمال کے ساتھ ساتھ جلال بھی شامل ہوگیا ہے اور اس سیاسی شاعری نے ملی ترانے کا روپ دھار لیا ہے۔

چند اشعار ملاحظہ ہوں

چمن کی ڈالی ڈالی پر ہمارا نام لکھا ہے
ہم ہی باہر نکل جائیں اب اپنے آشیانے سے
نشان اب بھی مٹانا چاہتے ہو میرا گلشن سے
یہ میرا ظرف تھا کہ تشنگی تم کو بہار اپنی
شتوں پر نہ دیکھو آزما کر دھار خنجر کی
یہ دنیا کہے گی یوں کرو حالت نہ خوار اپنی
بنام باغبانی پھول تم نے ذبح کروالے
بڑے تم سورما ہو روک لو اب تو کٹار اپنی!

حضرت ریحان نے سماج پر بھی لکھا ہے اور ظلم و زیادتی کے خلاف بھی احتجاج کیا

ہے۔

امیر سنگدل سے یہ ہر اک مزدور کہتا ہے
مرے خون جگر ہی کی ترے ہونٹوں پہ لالی ہے

حضرت ریحان نے تہذیب نو اور مغربی کلچر پر گہرا طنز بھی کیا ہے اور مسلمانوں کو یورپ میں تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ بھی کرایا ہے۔

قوم مسلم کو ریحاں یہ پیغام دے
اے مسلماں تو یورپ کو اسلام دے

اردو مخالفین پر بھی طنز کا ایک انداز ملاخطہ کرلیں۔

یہ بھی کمال دیکھو اردو کے یہ مخالف
جب کوئی گیت گائیں اردو میں گنگنائیں

حضرت ریحان کے یہاں سماج و سیاست سے متعلق جو کلام موجود ہیں وہ بھی قوم و ملت ہی کی آواز ہے اور ترجمانی ہے جسے شاعر نے ایک نمائندے کی حیثیت سے بلند کیا ہے اور یہ بھی اس شاعری کا ایک حصہ ہے جو بخشش کے باغوں کی سیر کراتی ہے اور بخشش کی برستی ساون سے سیراب!

مقدس و مطہر بریلی کے عظیم فاضل چودھویں صدی کے مجدد نے تجدید دین کے ساتھ ساتھ شعرو سخن میں بھی تجدیدی بلکہ اجتہادی کارنامہ انجام دیا ہے۔

شاعری کے دونوں دبستانوں دہلی اور لکھنؤ نے ادب کو جو بھی حسن و جمال اور جلال و کمال عطا کیا وہ علیحدہ بات ہے مگر انہیں دبستانوں سے متعلق کتنے شاعران غزل و ہزل اور شاعر شباب و شراب نے اردو کو فحاشی و عریانیت حتی کے عدم تقدیس اور کفر کی دہلیز تک پہنچا دیا ہے مگر بریلی کی شاعری نے اسے پاکیزگی عطا کی وقار متانت بخشا اور اسے کوثر و تسنیم کی شاعری کی طرف موڑ کر تسنیم و کوثر سے دھلی ہوئی زبان بھی دی اور ملکوتی انداز بیان عطا کیا اس طرح اگر دیکھا جائے تو بریلی خود ایک دبستاں ہے۔ اردو شاعری کا پاکیزہ دبستاں۔

راقم کو حضرت ریحان کی شاعری پر کوئی تبصرہ یا تنقید مقصود نہیں پیش لفظ کے طور پر چند باتیں عرض کردی ہیں اب آپ کلام حضرت ریحان سے محظوظ ہوئیے اور ناقدانہ و

معرانہ جائز بھی لیجئے۔

# نعت ہائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(نعیم علیگ)

یہ نعت پاک حضرت ریحان ملت نے ۱۹۷۶ء میں اپنے پہلے حج و زیارت کے موقع پر مدینہ طیبہ میں کہی تھی۔

## ( ۱ )

محمد محمد پکارے چلا جا
محمد کا نغمہ سنائے چلا جا
درودی ترانے تو گائے چلا جا
دل مضمحل کو سنبھالے چلا جا
میرے قلب محزوں کی تسکیں یہی ہے
جو جلتا ہے اس کو جلائے چلا جا
وسیلے سے ان کے سہارے سے ان کے
تو بگڑی کو اپنی بنائے چلا جا
زمانہ خفا ہے تو کیا غم ہے اس کا
زمانے کو ٹھوکر لگائے چلا جا
زمانا ایک دن تیرے ساتھ ہو گا
تو آقا کو اپنے منائے چلا جا
دو عالم کی نعمت وہیں سے ملے گی
تو دامن کو اپنے پسارے چلا جا
مدینے کے راہی خدا تیرا حافظ
خدا کی مدد کے سہارے چلا جا

سفینے کو تیرے کنارے لگائیں
یہ لہریں یہ موجیں یہ دھارے چلاجا
ترے درد دل کی دوا بس یہیں ہے
چلاجا وہیں غم کے مارے چلاجا
نگار مدینہ گلستان جنت
مدینے کو دل میں بسائے چلاجا
مدینے کے خاروں پہ قربان گلشن
انھیں اپنے دل میں اتارے چلاجا
ترے پاؤں اور یہ مدینے کے ذرے
مسافر نظر کے سہارے چلاجا
ذرا سوچ ناداں یہ ذرے نہیں ہیں
فلک چاند تارے بھی وارے چلاجا
گگے آنکھ سے گاہ پلکوں سے اپنی
مدینے کی گلیاں بہارے چلاجا
تجھے بڑھ کے آغوش میں لے ہی رحمت
درودوں کے نغمے تو گائے چلاجا
وہ روضہ نبی کا ترے سامنے ہے
جھکالے تو سر کو جھکائے چلاجا
خدا کی یہ رحمت ہے سنتے ہیں سب کی
دکھوں کی کہانی سنائے چلاجا
وہ دریائے رحمت میں آیا تلاطم
تو آنکھوں سے دریا بہائے چلاجا
دعاؤں میں اپنی مجھے یاد رکھنا
تو جا خیر سے میرے پیارے چلاجا
یہ ریحان بھی تجھ کو وہیں پہ ملیگا

جہاں رحمتوں کے ہیں سائے چاچا

---

# (۲)

# ہمیں بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشید محشر کا

شجر کا نہ حجر کا نہ مہ و خورشید و اختر کا
میں بندہ ہوں پجاری ہوں بس اک اللہ اکبر کا
نبی پاک کے ہاتھوں سے پی کر جام کوثر کا
ہمیں بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشید محشر کا

ہمیں بھی کاش مل جاتا مقدر ایسے پتھر کا
وہ پتھر جس میں اترا نقش تیرے پائے اطہر کا
غلام مصطفیٰ ہو کر سکندر ہوں مقدر کا
سکندر کب ہوا محتاج دنیا میں کسی در کا

دو عالم پر حکومت ہے مگر جو پر قناعت ہے
ہے انداز جہانبانی انوکھا میرے سرور کا
حسینوں میں بہت دیکھا مگر تم سا نہیں دیکھا
نمونہ بھی نہیں ملتا تمہارے روئے انور کا

نکما بد عمل ہوں اس لئے کچھ کہہ نہیں سکتا!
سمجھ لیں آپ ہی مفہوم میرے دیدۂ تر کا
ترے در سے ترے دشمن بھی خالی ہاتھ نہ لوٹے
مری بھی لاج رکھ لینا کہ منگتا ہوں ترے در کا

سلام عاجزی جب میں کروں گا ان کو تربت میں
فرشتے بوسہ لیں گے میرے لب کا اور مرے سر کا
حیات ظاہری میں ساتھ حیات باطنی میں ساتھ

مقدر تو کوئی دیکھے عمر صدیق اکبر کا
نہ الجھواے جہاں والو ہماری سر پہ سایا ہے
رضا کا غوث کا حسنین کا عثمان وحیدر کا
غلام مصطفیٰ ہوں میں مرید مصطفیٰ ہوں میں
کرم بے پایاں ہے مجھ پر حبیب رب اکبر کا
یہ جرات اور بے باکی رضا کے فیض سے پائی
ٹھکانا ہی نہیں دل میں ہمارے خوف اور ڈر کا
حسینان جہاں کا کیا بھروسہ کب نظر پھیریں
کسی کو کوئی اندازہ ہوا کب ان کے تیور کا
یہ ریحان دین و سنت کے مہکتے ہیں جدھر دیکھو
نوازش ہے رضا کی اور احساں ان کے منظر کا

---

(۳)

اے نبی پیار سے جس نے تمہیں دیکھا ہوگا
اسکی آنکھوں سے بھی اک نور برستا ہوگا
جس نے ایماں کی نظر سے تمہیں دیکھا ہوگا
اسکی آنکھوں سے بھی کیا نور برستا ہوگا
جس نے طوفاں میں کبھی تم کو پکارا ہوگا
موج طوفاں سے ملا اس کو سہارا ہوگا
جب فرشتوں نے اسے حشر میں پکڑا ہوگا
اک سیہ کار گنہگار یہ کہتا ہوگا
لے چلو مجھ کو مرے شافع محشر کے حضور
وہ جو چاہیں گے وہی فیصلہ میرا ہوگا
حسن خوباں کو بھلا کیا وہ سمجھتا ہوگا

جس کی آنکھوں میں ترے حسن کا جلوہ ہوگا
زہد و تقویٰ کا کسی اور کو دعویٰ ہوگا
مجھ سے مجرم کو فقط تیرا سہارا ہوگا

قبر میں اس رخ پہ نور کا جلوہ ہوگا
موت جب آئے گی تو ان کا نظارا ہوگا

رب نے یہ فرمایا نبی سے.... اپنے
میرے محبوب جو تیرا ہو وہ میرا ہوگا

جس نے آقا تمہیں ایماں کی نظر سے دیکھا
اسکی نظروں سے بھی اک نور ٹپکتا ہوگا

جن کا مجرم ہوں مجھے لے چلو ان کے در پہ
ان کے لب سے جو مرا فیصلہ ہوگا ہوگا

میرے سرکار جو آئیں گے براہ تربت!
قبر میں میری اجالا ہی اجالا ہوگا

نور مہتاب نبوت سے بہ فیض نوری
قبر میں میری اجالا ہی اجالا ہوگا

قلب میں جن کے وہ آباد ہیں ایماں کی طرح
خلد میں عشق نبی سے وہ مہکتا ہوگا

کانپتا جسم نظر شرم سے نیچی نیچی!
اور ہونٹوں پہ دہائی کا یہ کلمہ ہوگا

ان کے قدموں پہ مچل کر یہ کہے گا مجرم!
آپ جو چاہیں گے وہ فیصلہ میرا ہوگا

لغزشیں لاکھ ہوں لیکن مرے رحمت والے!
جادۂ حق سے قدم میرا نہ بھٹکا ہوگا

ان کی رحمت کے تصدق وہ کہیں گے فوراً!
آج ہے کون جو میرے سوا تیرا ہوگا

بخشوائیں گے قیامت میں گنہگار کو وہ
اوج پر قسمت عاصی کا ستارا ہو گا

اس طرح خلد میں عاصی تو چلے جائیں گے
اور لب زاہد عیار پہ غوغا ہو گا

چاہنے والے ہوئے ان کے خدا کے محبوب
اور جس کو وہ چاہیں گے وہ کیسا ہو گا

رند میخانہ رضوی ہے بلا نوش مگر
بادہ حب نبی پی کے بھی پیاسا ہو گا

نام یہ جس نے دیا اس کو خبر تھی شاید
ان کا ریحاں کبھی دنیا میں چمکتا ہو گا

---

(۴)

ہے کام شریروں کا یہ قہر و جفا کرنا
اور ان کی بھلائی کو آقا کا دعا کرنا

یہ عرض مری جاکر آقا کو سنا دینا
اتنا تو مری خاطر اے باد صبا کرنا

مجرم ہوں تمہارا ہوں للہ کرم کردو
جب کام تمہارا ہے دشمن پہ دیا کرنا

تم رحمت عالم ہو امت میں تمہاری ہوں
عاصی کو سر محشر رسوا نہ ذرا.... کرنا

ناواقف عظمت ہیں نادان ہیں جھوٹے ہیں
بدلے میں عذاب ان پر اے میرے خدا کرنا

---

(۵)

دیار سرور کونین طیبہ چھوڑ کر
گنبد خضری کا منظر پیارا پیارا چھوڑ کر

ان سنہری جالیوں کا یہ نظارا چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

چلنے والے تو چلا کرتے ہیں دھارا چھوڑ کر
میری طوفاں میں چلی کشتی کنارا چھوڑ کر

ان کی رحمت راہبر میری رہی ہر گام پہ
جب مدینے کو چلا میں باب کعبہ چھوڑ کر

دوستو جاؤ مجھے تو موت ہی لے جائیگی
میں تو جیتے جی نہیں جاؤں گا روضہ چھوڑ کر

آبروئے عیش ہوگی راحت خلد بریں
پھر یہ دل کیسے لگے گا میرا طیبہ چھوڑ کر

بے نیاز دہر تم نے اپنا سائل کردیا
دربدر پھرتا ہے نجدی در تمہارا چھوڑ کر

اے تعالیٰ اللہ دنیا اس کے پیچھے پیچھے ہے
جو تمہارے در پہ آیا چھوڑ کر

تو جو مل جائے تو میں کس کی کروں پھر آرزو
ہر تمنا چھوڑ دی تیری تمنا چھوڑ کر

سارے رشتے منقطع ہوجائیں گے پھر آرزو
بس غلاموں سے نبی کا پاک رشتہ چھوڑ کر

وہ شفیع المذنبیں ہیں بخشوائیں گے ضرور
ان کی رحمت جا نہیں سکتی بلکتا چھوڑ کر

ہم تجھے پہچانتے ہیں منکر شان نبی
تو کسی چولے میں آئے اپنا چولا چھوڑ کر

سب کو پیچھے چھوڑ کر پہنچے حریم قدس میں
فرش کو عرش کو بھی اور سدرہ چھوڑ کر

رحمت اللعالمیں کی دستگیری کے طفیل
میں نے منزل اپنی پائی ہر سہارا چھوڑ کر

فضل سے ان کے وہاں بھی مہکے گا ریحان رضا
جب سوئے جنت چلے گا باغ دنیا چھوڑ کر

---

## (٦)

نہ سمجھو کہ وہ بس مدینے میں ہیں
میری آنکھوں میں میرے سینے میں ہیں

بگاڑے گی تو کیا ہوائے مخالف
مرے نا خدا جب سفینے میں ہیں

تمہاری گلی سے چلے آئے جب ہم
نہ تو مرنے میں ہیں اور نہ جینے میں ہیں

جو اسرار مخفی تھے سارے جہاں پہ
وہ سب میرے آقا کے سینے میں ہیں

اے حبیب خدا تم پہ روشن ہے سب
حسرتیں کیا کہوں کتنی سینے میں ہیں

جس گلی سے گئے وہ مہکتی رہی
کمالات کیسے پسینے میں ہیں

زمانہ ہوا عرش پہ وہ گئے تھے
نبی اور سب اب بھی زینے میں ہیں

مزے آنکھ سے ان کی پینے میں ہیں جو
وہ کب جام و مینا سے پینے میں ہیں

یہ ریحاں کو مژدہ نسیم سحر دے
تجھے وہ بلاتے مدینے میں ہیں

---

## (۷)

جبریل امیں شان بشر دیکھ رہے ہیں
سدرہ پہ کھڑے گرد سفر دیکھ رہے ہیں
یہ ان کی محبت کا اثر دیکھ رہے ہیں
بس ان کے نظارے ہیں جدھر دیکھ رہے ہیں

صدیق کی الفت کا ثمر دیکھ رہے ہیں
بوجہل کو کو ہم خاک پہ سر دیکھ رہے ہیں
سرکار دو عالم کی غلامی میں جو آئے
سرتاجیٔ کونین عمر دیکھ رہے ہیں

فیضان محبت ہے کہ عشاق یہاں سے
اللہ کے محبوب کا گھر دیکھ رہے ہیں
اللہ کے محبوب کی تعظیم کی خاطر
جھکتے ہوئے سرداروں کے سر دیکھ رہے ہیں

انسان تو کیا چیز ہے ہم پائے نبیؐ پہ
رکھتے ہوئے جبریل کو سر دیکھ رہے ہیں
اللہ کے بندوں نے انھیں نور بھی دیکھا
اور دیو کے بندے ہیں بشر دیکھ رہے ہیں

جھولی کو پسارے ہوئے محتاج و غنی ہیں
اور رحمت کونین کا در دیکھ رہے ہیں
جھولی کو پسارے ہوئے محتاج و غنی ہیں
اور رحمت کونین کا در دیکھ رہے ہیں

اللہ مری چشم تمنا کا بھرم رکھ
وہ دیکھ کہ سرکار ادھر دیکھ رہے ہیں
عالم میں نکو نام ہوں فیضان رضا سے
گمنام مجھے تنگ نظر دیکھ رہے ہیں
یہ مرشد کامل کا ہی فیضان ہے ریحاںؔ
کہ اہل ہنر مجھ میں ہنر دیکھ رہے ہیں
ریحاںؔ سا کوئی پھول گلستاں میں نہیں ہے
ہر رخ سے چمن اہل نظر دیکھ رہے ہیں

---

## (۸)

زمیں کیا آسمانوں پر مرے آقا کی سطوت ہے
عطائے رب اکرم سے ہر اک شے پر حکومت ہے
ہر اک شے پر حکومت ہے مگر ہیں پیٹ پر پتھر
غریبوں سے یتیموں سے انہیں کتنی محبت ہے
بشر ہیں وہ مگر ایسے بشر فخر بشر کہئے
کہ آدم بو البشر کو بھی مرے آقا کی حاجت ہے
وہ مکہ میں ہوئے پیدا مدینے میں وہ رہتے ہیں
مگر ان کا وجود پاک ہر عالم کی رحمت ہے
نبی ہیں ان سے کوئی چیز مخفی رہ نہیں سکتی
کہ غیبوں کی خبر رکھنا خبر دینا نبوت ہے
کبھی میزان پر ہیں اور کبھی ہیں حوض کوثر پر
غم امت میں کتنی مضطرب ان کی شفاعت ہے
جو منکر ہے شہ دیں کا قیامت اس پہ ٹوٹے گی
مجھے کیا خوف محشر کا مجھے ان سے محبت ہے

گلستان رضا کا پھول ہوں ریحان کہتے ہیں
مرا آغاز جنت ہے مرا انجام جنت ہے

نوٹ:۔ یہ نعت شریف ریحان ملت حضرت علامہ ریحان رضا خانصاحب نے سنی عالمی کانفرنس بمبئی کے مشاعرے میں پڑھی تھی۔ (۲۵ اپریل ۱۹۸۵ء)

---

# نعت کا ایک شعر

اتر جاتا ہے تیرا نقش پا پتھر کے سینے پر
مرا دل بھی ترے نقش کف پا کا سوالی ہے

---

# مناقب

## (۱) بارگاہ مفتی اعظم میں نذرانہ عقیدت

جس نے مشکل میں کبھی تم کو پکارا ہوگا
تم نے فی الفور دیا اس کو سہارا ہوگا
ڈوبتے ڈوبتے کب چاند نے سوچا ہوگا
اس کے چھپنے سے جہاں میں کیا اندھیرا ہوگا
شمع پرنور بریلی پہ پتنگے ٹوٹے
ہند نے کب بھلا دیکھا یہ نظارا ہوگا
جام نوری نے بنایا انھیں ایسا نوری
روز و شب مرقد نوری پہ اجالا ہوگا
ستر پوشی کو بڑھا ہاتھ سنبھالی چادر
بعد مرنے کے پاس شرع کا ہوگا

میرے مرشد یہ بتاتے ہوئے دنیا سے گئے
وہ ہے زندہ جو مرے یار پہ مرتا ہوگا
روز محشر یہ ہے ریحان عقیدہ اپنا
کہ مرے پیر کا سر پہ میرے سایہ ہوگا

---

## (۲)

## کیفیات قلبی بعد از وصال مفتی اعظم علیہ الرحمہ

چاہنے والوں کو وہ اپنے سسکتا چھوڑ کر
اٹھ گئے دامن جھٹک کر سب کو روتا چھوڑ کر

میکدہ بھی چھوڑ کر اور جام و مینا چھوڑ کر
میر میخانہ چلا رندوں کو پیاسا چھوڑ کر

اک برس سے زیادہ گذرا ہے تمہارے ہجر میں
پھر بھی غم جاتا نہیں دل کو تمہارا چھوڑ کر

ایسا لگتا ہے کہ جیسے کام باقی تھا ابھی
اور کوئی چلدیا اس کو ادھورا چھوڑ کر

اے ولی با خدا بس ایک ہے تم سے سوال
یہ بتاؤ تم نے ہم کو کس پہ چھوڑا چھوڑ کر

ہندو مسلم سکھ عیسائی ہوگئے سب مضطرب
جب بریلی سونی کرکے وہ چلا تھا چھوڑ کر

وہ رضائے مصطفیٰ ابن رضا مرشد مرا
سب کا جو تھا مہرباں اپنا پرایا چھوڑ کر

ان کی الفت میں مچلتا ہی رہا وہ عمر بھر
اک نظر بھی جس نے دیکھا ان کو کینہ چھوڑ کر

یہ الم کی داستاں ریحاں اب کس سے کہیں
جو شریک غم ہمارا تھا سدھارا چھوڑ کر

---

## (۲)

### سلام بارگاہ امام۔ امام احمد رضا و شہزادگان رضا

### بوسیلہ سلام حضرت خیر الانام سرکار مصطفیٰ و مجتبیٰ علیہ تحیۃ والثناء

سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
نازش اتقیاء اصفیاء اولیاء
عشق احمد سے دل جس نے روشن کیا
جس کے صدقے ہمیں در ملا غوث کا
اس کے فیض و کرامت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
علم غیب نبی جس نے ثابت کیا
اختیار نبی جس نے ثابت کیا
اور جھوٹوں کو جھوٹا بھی ثابت کیا
عشق احمد سے دل جس نے روشن کیا
سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
حجت دین اسلام حامد رضا
جن کا چہرہ تھا یا اک حسیں چاند تھا

اک نظر جس نے دیکھا انھیں کا ہوا
منکروں نے بھی کلمہ خدا کا پڑھا
ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

میرے مفتی اعظم شہ مصطفیٰ
نائب غوث اعظم امام التقیٰ
ابن احمد رضا مظہر اولیاء
ہر ادا سے عیاں سنت مصطفیٰ
تاجدار شریعت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

سیدی مرشدی اے ولئ خدا
تیرے ریحاں کی تجھ سے ہے یہ التجا
اپنی آنکھوں سے اک جام ایسا پلا
رند سب کہہ اٹھیں مرحبا مرحبا
تیری ہر اک کرامت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

# غزلیات اور متفرق اشعار

یورپ

(۱)

جس نے دیکھے یورپ کے چال و چلن

ان کو سب کچھ روا ہے بعنوان فن
جگمگاتی ہوئی شب تھرکتے بدن
رقص نغمات، میخانے توبہ شکن

حیف! اس قوم کا قومی کلچر ہے یہ
دوسروں پر رہی قوم جو خندہ زن
کس قدر حسن یورپ کا بے باک ہے
بے حیا، بے وفا، بے شرم، بدچلن

کیبرے رقص ہے تو اسٹرپ ٹیز ہے
نام عورت کی عریانیت کا ہے فن
اس قدر عام جنسی جنوں ہے یہاں
کہ نہیں کرتے تخصیص مرد اور زن

چاہے اگلی ہو پچھلی سب ہی ایک ہے
نسل یورپ کی ساری ہے پراز فتن
ہر طرف آدمیت ہے نوحہ کناں
اور ابلیس ہے جا بجا خندہ زن

بقعۂ نور یورپ کے سب شہر ہیں
پر نہیں ان میں ایماں کی نوری کرن
قوم مسلم کو ریحاںؔ یہ پیغام دے
اے مسلماں تو یورپ کو اسلام دے

---

یہ مانا بہت خوبصورت ہے یورپ
مگر میرا دل اس میں لگتا نہیں ہے
حسینوں کی دنیا نگاہوں کی زینت
جسے دیکھ کر دل بہلتا نہیں ہے

(۲)

ہوا یہ چل گئی کیسی جلی فصل بہار اپنی
گلستاں کا یہ عالم دیکھ کے حالت ہے زار اپنی

ہمیں یہ سنگ دل کیوں چین سے جینے نہیں دیتے
ہوئی کس جرم میں خواری مرے پروردگار اپنی

نہ مسلو ظالموں کلیاں چمن کے پھول مت توڑو
یہ اپنا ہی گلستاں ہے یہ ہے فصل بہار اپنی

بنام باغبانی پھول تم نے ذبح کروا لے
بڑے تم سورما ہو روک لو اپنو کٹار اپنی

نہتوں پہ نہ دیکھو آزما کر دھار خنجر کی
یہ دنیا کیا کہے گی یوں کرو حالت نہ خوار اپنی

نہ دو الزام گلچیں کو چمن کے باغباں تم ہو
تمہارے دور میں کیسے کٹی فصل بہار اپنی

نشاں بھی اب مٹانا چاہتے ہو میرا گلشن سے
یہ میرا ظرف تھا کہ بخش دی تم کو بہار اپنی

میں گلشن میں جہاں چاہوں بناؤں آشیاں اپنا
یہ گل اپنے کلی اپنی چمن اپنا بہار اپنی

ستم یہ ہے کہ سب کچھ جان کے انجان بنتے ہیں
وہ جن کے غم میں آنکھیں نم ہوئی ہیں بار بار اپنی

ستم گر بے وفاؤ سنگ دل میں نے تمہیں چاہا
خطا میری سہی لیکن ادائیں کر شمار اپنی

مناسب ہے یہی ریحاں عنادل فیصلہ کرلیں
اب ہم خود ہی دیکھیں گے چمن اپنا بہار اپنی

(۳)

گھٹاؤں سے فضا مخمور ہے صحن گلستاں کی
الٰہی لاج تیرے ہاتھ ہے اب عہد و پیماں کی
فکر بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے نگہباں کی
صبا دل کیا تمہیں کچھ فکر ہے اپنے گلستاں کی
میں ان سے فاصلے پر اس لئے بیٹھا ہوں محفل میں
کہ پگھل جائے نہ میرا دل تپش سے حسن عریاں کی
یہ گل اب پھیکے پھیکے سے مجھے معلوم ہوتے ہیں
تمہارے ساتھ ہی رونق گئی میرے گلستاں کی
جو ہیں سیراب پہلے سے انہیں کو جام ملتا ہے
مجھے پھر تشنگی کیسے یہاں رند پریشاں کی
جناب شیخ کا ظاہر بظاہر خوب ہے لیکن
حقیقت جانتا ہوں خوب میں پاکی داماں کی
بمشکل چند تنکے ہی ہمارے ہاتھ آئے ہیں
بہاریں باغباں نے لوٹ لیں سارے گلستاں کی
وفا مجھ سا نہ کوئی باوفا تو اب یہ کہتے ہیں
وفا پیکر تو ریحان تھا کہاں وہ بات ریحان کی

## (۴)

حیات ظاہری کے آخری ایام کے تاثرات

یہ میری خوبیٔ قسمت مجھے جس سے محبت ہے
محبت نام ہی سے اس ستمگر کو عداوت ہے
نہ تم میرے ہوئے نہ ہو سکو گے یہ قیامت ہے
یہ سب کچھ جانتا ہوں کیا کروں تم سے محبت ہے
تسلی سے ذرا بیٹھو کہ اب ہنگام رخصت ہے

لو اب ہم جا رہے ہیں اب تمہیں فرصت ہی فرصت ہے
نہ اب ہم تم کو چھیڑیں گے نہ اب تم کو ستائیں گے
نہ اب تم کہہ سکو گے کیا بری یہ تیری عادت ہے

تیرے عارض میرے گل ہیں میری کلیاں تیرے لب ہیں
میرے پہلو میں تو کب ہے میرے پہلو میں جنت ہے
تیری آنکھوں سے پی کر جام الفت مست و بے خود ہوں
میں جس دنیا میں رہتا ہوں اسی کا نام جنت ہے

یہ دنیا پوچھتی ہے نام تیرا لے نہیں سکتا
مگر اتنا بتا دوں گا اگر تیری اجازت ہے
میرے محبوب کی پہچان کو اتنا ہی کافی ہے
حسینان جہاں میں کب کسی کی ایسی صورت ہے

غزالی آنکھ گورا رنگ اور مہتاب سا چہرہ
تو اس کے گیسوؤں سے بھی لجائی شب کی ظلمت ہے

لہو سے اپنے سینچا تھا عنادل نے گلستاں کو
انہیں کو اب گلستاں میں سکوں ہے اور نہ راحت ہے
گلوں کو روند کر بلبل سے یہ صیاد کہتا ہے
یہ تیرے خوں کی قیمت ہے یہ تیرے خوں کی قیمت ہے

ہزاروں بار اپنا خون دیکھا ان کے دامن پہ
مگر ہر بار ہم سمجھے انہیں ہم سے محبت ہے
تم ہی سے تھا کبھی سرسبز اور شاداب یہ ریحاں
نظر تم نے جو بدلی ہے تو ریحاں کی یہ حالت ہے

---

امیر سنگدل سے یہ ہر اک مزدور کہتا ہے

مرے خون جگر ہی کی ترے ہونٹوں پہ لالی ہے
مرے ساقی بتا کیسا نظام میکدہ ہے یہ
کوئی مدہوش ہے پی کر کسی کا جام خالی ہے

---

یہ بھی کمال دیکھو اردو کے یہ مخالف
جب کوئی گیت گائیں اردو میں گنگنائیں

---

چمن کی ڈالی ڈالی پر ہمارا نام لکھا ہے
ہم ہی باہر نکل جائیں اب اپنے آشیانے سے
کہیں بھی اور کسی بھی ملک میں ہم جاکے رہ لیں گے
مگر یہ سوچ لے ظالم کے گا کیا زمانے سے
ہمارے باغباں رحم دل کا فیصلہ یہ ہے
عنادل کچھ نہ رکھیں کام اپنے آشیانے سے

## مفتی اعظم کی بارگاہ میں خراج عقیدت

ادائے مصطفیٰ تم ہو رضائے مصطفیٰ تم ہو
ہر اک انوار سے اے مقتدا احمد رضا تم ہو
شبیہ حضرت غوث الوریٰ ابن رضا تم ہو
جہان علم کے مفتی اعظم مصطفیٰ تم ہو
ولی ابن ولی زندہ ولی ہو پارسا تم ہو
سراپا زہد ہو اور پیکر صدق و صفا تم ہو
تمہارے ظاہر و باطن پہ نازاں پارسائی ہے
جو فخر اتقیا تم ہو تو ناز اصفیا تم ہو
پلادو جام نوری اپنی نورانی نگاہوں سے
کہ نوری میکدہ کے میرے ساقیا تم ہو

میری دنیائے دین کا ماحصل الفت تمہاری ہے
قیامت میں میرے ماویٰ و ملجا آسرا تم ہو
کسی کو کیوں سناؤں داستان اپنے مصائب کی
میرے دکھ کی دوا تم ہو میرے مشکل کشا تم ہو
مجھے توفیق صبر و استقامت پیکر صبر و رضا تم ہو
اسی میٹھی نظر سے دیکھ لو پھر اپنے منگتا کو
کہ اس کی آرزو حسرت تمنا مدعا تم ہو
تمہاری ذات میں جلوے رضا حامد رضا کے ہیں
میرے حامد رضا تم ہو میرے احمد رضا تم ہو
وہ میرے سامنے ہیں پوچھتے ہیں آرزو کیا ہے
میرے مولیٰ زباں دیدے کہ کہدوں مدعا تم ہو
غنی تم ہو میں سائل ہوں ولی تم ہو میں عاصی ہوں
مریض درد عصیاں ہوں دوا تم ہو شفا تم ہو
رضا و حامد و نوری کا گلشن ہے بہاروں پہ
شگفتہ اس چمن میں خیر سے ریحان رضا تم ہو

# بیاضِ پاک حجۃ الاسلام

۱۰ ـــــ ھ ـــــ ۱۴

حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں قادری رضوی نوری بریلوی کی پوری زندگی امام احمد رضا فاضل بریلوی کے لیل و نہار کی عکاسی تھی۔ علم وفن ہو یا تصنیف و تالیف، مصروفیات خانقاہی ہوں یا آداب سحر گاہی۔ ہر جگہ آپکو حامد رضا کی صورت میں احمد رضا کی سیرت نظر آئے گی۔ وقت کا یہ بڑا عظیم المیہ ہے کہ حجۃ الاسلام کے یہ روشن نقوش بھی آہستہ آہستہ مدھم پڑتے چلے جا رہے ہیں۔

جن لوگوں نے آپکے شب و روز کو دیکھا ہے وہ گواہی دیں گے کہ آپ کے اذواق و اشواق میں نعت گوئی کا بھی بڑا حصہ رہا ہے۔ آپ ہی کی سرپرستی میں نعتیہ مشاعرہ جس کا آغاز عرس قادری رضوی کی دوسری شب میں ہوا۔ اور بریلی کا ہر ہر علاقہ اس سے گونج اٹھا۔ پورے شہر میں ادبی انجمنیں قائم ہوئیں۔ اور ایک بار پھر بریلی مرکز اہل سنت کے علاوہ مرکز نعت بھی قرار پایا۔

نعتیہ مشاعروں میں مقامی شعراء شیوا، حیرت، شمس الحسن شمس، راقم، ضمیر، امید۔ عبرت اور بیرونی شعراء میں روشن صدیقی، شفیق صدیقی جونپوری، ضیاء القادری، جامی بدایونی وغیرہم نظر آنے لگے۔

عرس قادری رضوی بریلی کا نعتیہ مشاعرہ نہ صرف شرعی بلکہ ادبی حیثیت سے بھی معیاری سمجھا جاتا تھا۔ اس مشاعرہ میں نعتیہ کلام کا پڑھ لینا بھی شعر اور شاعری کیلئے استاد کا درجہ رکھتا تھا۔ اور یہ سب کچھ حضرت

حجۃ الاسلام کی خصوصی توجہ کا نتیجہ تھا۔

آپ نے اپنے والد گرامی وقار امام احمد رضا کی روش کے مطابق بہت سی نعتیں کہیں۔ جن میں کچھ ماہنامہ یادگار رضا بریلی میں چھپیں اور کچھ عدم تحفظ کی نذر ہو گئیں۔

تذکرۂ جمیل کی ترتیب میں راقم الحروف مرتب نے "بیاض پاک حجۃ الاسلام (۱۴۱۰ھ) کے تاریخی عنوان کے ذیل میں منتشر نعتوں کو یکجا کرنے کی سعی کی ہے۔ اوران میں کم از کم ایک نعت اور ایک پوری منقبت "ورد ثوالتجا" (۱۴۱۰ھ) غیر مطبوعہ کو پہلی بار شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

# حمدِ باری

کون میں کون ہے تو ہی تو، تو ہی تو ہے یا من ہو
تو ہی تو ہے تو ہر سو، یا من لیس الا ہو
لا الٰہ الا ہو لا الٰہ الا ہو لا الٰہ الا ہو یا من لیس الا ہو

ذرے میں نور ہے گل میں بو، کوئل کوکے کو کو کو
پی کہاں چھپا کہے ہر سو، اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
لا الٰہ الا ہو ——— یا من لیس الا ہو

کثرت میں ہے کیسی وحدت، وحدت میں پھر کیسی کثرت
چشم مست میں تیری رنگت، پھولوں میں تیری خوشبو
لا الٰہ الا ہو ——— یا من لیس الا ہو

طور بنا ہے ذرہ ذرہ، نور بنا ہے قطرہ قطرہ
تیرا شمنا گر جنت کا بندہ، سجدہ بتوں کا تیری سو
لا الٰہ الا ہو ——— یا من لیس الا ہو

روح میں تو ہے دل میں تو، میری آب و گل میں تو
اصل میں تو ہے ظل میں تو حق حق ہوٗ ہوٗ ہوٗ

لا الٰہ الا ہو ---------- یا من لیس الا ہو

لا معبود الا اللہ لا مشہود الا اللہ
لا موجود الا ہٗ لا مقصود الا ہٗ

لا الٰہ الا ہو ---------- یا من لیس الا ہو

روح و دل سر اور خفی، اخفیٰ میں بھی ہے تو ہی
قلب صنوبر نیل و مری، جاری ساری سب میں تو

لا الٰہ الا ہو ---------- یا من لیس الا ہو

حسبی ربی جل اللہ ما فی قلبی غیر اللہ
نور محمد صلی اللہ، اللہ اللہ اللہٗ

لا الٰہ الا ہو ---------- یا من لیس الا ہو

اول تو ہے آخر تو، باطن تو ہے ظاہر تو
قادر قادر قادر تو، اللہ اللہ اللہٗ

لا الٰہ الا ہو ---------- یا من لیس الا ہو

تو میرا آقا میں تیرا بندہ، بندہ بھی کیسا گندا بندہ
زشت معاصی سے آگندہ، کر اپنے کرم سے عفو عفو

لا الٰہ الا ہو ---------- یا من لیس الا ہو

تحریر ہے آب زر سے ورق، ہے دل میں لکھا حامد کے سبق
انت الھادی انت الحق، لیث الھادی الا ہو

لا الٰہ الا ہو ---------- یا من لیس الا ہو

# نغمۂ توحید

دل میرا گدگداتی رہی آرزو — آنکھ پھر پھر کے کرتی رہی جستجو
عرش تا فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تو — نکلا اقرب ز حبلِ ورید گلو
اللہٗ اللہ اللہ اللہ اللہ

طائران چمن کی چہک وحدہٗ — نغمہ بلبل کا ہے لا شریک لہٗ
قمریوں کا ترانہ ہے لا غیرہٗ — زمزمہ طوطی کا ھُوَ کا ھُوَ ھُوَہٗ
اللہ اللہ اللہ اللہٗ

بلبلوں کو چمن میں رہی جستجو — پپیا کہتا پھرا "پی کہاں" سو بسو
پر نہ چٹکا کہیں غنچۂ آرزو — ہاں ملا تو ملا میرے دل ہی میں تو
اللہ اللہ اللہ اللہ

شاہدان چمن نے لب آب جو — آب گل سے نہا کر کے تازہ وضو
حلقۂ ذکر گل کے کیا رو برو — اور لگانے لگے دم بدم ضرب ھو
اللہ اللہٗ اللہٗ اللہٗ

رہ کے پردوں میں تو جلوہ آرا ہوا — بس کے آنکھوں میں آنکھوں سے پردہ کیا
آنکھ کا پردہ، پردہ ہوا آنکھ کا — بند آنکھیں ہوئیں تو نظر آیا تو
اللہٗ اللہٗ اللہٗ اللہٗ

کعبۂ کعبہ ہے کعبۂ دل میرا — کعبہ پیغمبر کا دل جلوہ گاہ خدا
ایک دل پہ ہزاروں ہی کعبے فدا — کعبۂ جان و دل کعبے کی آبرو
اللہٗ اللہٗ اللہٗ اللہٗ

طور سینا پہ تو جلوہ آرا ہوا — صاف موسیٰ سے فرما دیا لَنْ تَرَانِیْ
اور اِنِّیْ اَنَا اللہ شجر بول اٹھا — تیرے جلووں کی نیرنگیاں ہو بہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

مجھکو در در پھراتی رہی جستجو
ڈھونڈتا میں پھرا کو بکو چار سو
لٹ گئے پائے طلب تھک رہی آرزو
تھا رگِ جاں سے نزدیک وہیں تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

کون تھا جس نے سبحانی فرمادیا
بایزید اور بسطام میں کون تھا
اور تھا اعظم شانی کس نے کہا
کب انا الحق تھی منصور کی گفتگو

اللہ اللہ اللہ اللہ

یا الٰہی دکھا ہم کو وہ دن بھی تو
با ادب شوق سے بیٹھ کے قبلہ رو
آبِ زمزم سے کرکے حرم میں وضو
مل کے ہم سب کہیں یک زباں ہو ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

میں نے مانا کہ حامد گنہگار ہے
میرے مولیٰ مگر تو تو غفار ہے
معصیت کیش ہے اور خطا کار ہے
کہتی رحمت ہے مجرم سے لا تقنطوا

اللہ اللہ اللہ اللہ

---

محمد مصطفیٰ نورِ خدا نامِ خدا تم ہو
شہِ خیر الوریٰ شانِ خدا اصلِ علی تم ہو

شکیبِ دل قرارِ جاں محمد مصطفیٰ تم ہو
طبیبِ دردِ دل تم ہو مرے دل کی دوا تم ہو

غریبوں دردمندوں کی دوا تم ہو دعا تم ہو
فقیروں بینواؤں کی صدا تم ہو ندا تم ہو

حبیبِ کبریا تم ہو امام الانبیا تم ہو
محمد مصطفیٰ تم ہو محمد مجتبیٰ تم ہو

ہمارے ملجا و ماویٰ ہمارا آسرا تم ہو
ٹھکانا بے ٹھکانوں کا شہِ ہر دو سرا تم ہو

غریبوں کی مدد بے بس کا بس روحی فدا تم ہو
سہارا بے سہاروں کا ہمارا آسرا تم ہو

نہ کوئی ماہ وش تم سا نہ کوئی مہ جبیں تم سا
حسینوں میں ہو تم ایسے کہ محبوبِ خدا تم ہو

ہیں صدقے انبیا کے یوں تو محبوب ہیں لیکن
جو سب پیاروں کے پیارا ہے وہ محبوبِ خدا تم ہو

حسینوں میں حسیں تم ہو نبیوں میں نبی تم ہو
کہ محبوبِ خدا تم ہو نبی الانبیا تم ہو

تمہارے حسنِ رنگیں کی جھلک ہے سب حسینوں میں
بہاروں کی بہاروں میں بہارِ جانفزا تم ہو

زمیں میں ہے چمک کس کی فلک پہ ہے جھلک کس کی
مہ و خورشید سیاروں ستاروں کی ضیا تم ہو

وہ لاثانی ہو تم آقا نہیں ثانی کوئی جس کا — اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو
ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن — بکل شیء علیم لوح محفوظ خدا تم ہو
نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے ہیں دو آخر — تم اول اور آخر ابتدا تم انتہا تم ہو
خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی — خدا پر اسکو چھوڑا ہے وہی جانے کہ کیا تم ہو

انا سنی حامد و حامد رضا سنی کے جلووں سے
بحمد اللہ رضا حامد ہیں اور حامد رضا تم ہو

---

گناہگاروں کا روز محشر شفیع خیر الانام ہوگا
دلہن شفاعت بنے گی دولہا نبی علیہ السلام ہوگا
کبھی تو چمکے گا نجم قسمت ہلال ماہ تمام ہوگا
کبھی تو ذرے پہ مہر ہوگی وہ مہر ادھر خوشخرام ہوگا
پڑا ہوں میں انکی رہگذر میں پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
دل و جگر فرش رہ بنیں گے یہ دیدہ مشتاق خرام ہوگا
وہی ہے شافع وہی مشفع اسی شفاعت سے کام ہوگا
ہماری بگڑی بنے گی اس دن وہی مدار المہام ہوگا
انہیں کا منہ سب تکیں گے اسدن جو وہ کرینگے وہ کام ہوگا
دہائی سب انکی دیتے ہونگے انہیں کا ہر لب پہ نام ہوگا
انا لہا کہہ کے عاصیوں کو وہ لیں گے آغوش مرحمت میں
عزیز اکلوتا جیسے ماں کو انہیں ہر ایک یوں غلام ہوگا
ادھر وہ گرتوں کو تھام لیں گے ادھر پیاسوں کو جام دینگے
صراط و میزان و حوض کوثر یہیں وہ عالی مقام ہوگا
کہیں وہ جلتے بجھاتے ہونگے کہیں وہ روتے ہنساتے ہونگے

وہ پائے نازک پہ دوڑنا اور جبیں ہر ایک مقام ہوگا
ہوئی جو مجرم کو باریابی تو خوفِ عصیاں سے رنج یہ ہوگی
خمیدہ سر آبدیدہ آنکھیں لرزتا ہندی غلام ہوگا
حضورِ مرشد کھڑا رہوں گا کھڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
نگاہِ لطف و کرم اُٹھے گی تو جھک کے میرا سلام ہوگا
خدا کی مرضی ہے اُن کی مرضی، ہے اُن کی مرضی خدا کی مرضی
انہیں کی مرضی پہ ہو رہا ہے، انہیں کی مرضی پہ کام ہوگا
جدھر خدا ہے اُدھر نبی ہے، جدھر نبی ہے اُدھر خدا ہے
خدائی بھر سب اُدھر پھرے گی جدھر وہ عالی مقام ہوگا
اسی تمنا میں دم پڑا ہے، یہی سہارا ہے زندگی کا
بلا لو مجھ کو مدینے سرور نہیں تو جینا حرام ہوگا
حضورِ روضہ ہوا جو حاضر، تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامد
خمیدہ سر آنکھ بند لب پہ مرے درود و سلام ہوگا

---

چاند سے اُن کے چہرے پہ گیسوئے مشک فام دو
دن ہے کھلا ہوا مگر وقتِ سحر ہے شام دو
روئے صبیح اک سحر زلف دو تا ہے شام دو
پھول سے گال صبح دم مہر ہیں لالہ فام دو
عارضِ نور بار سے بکھری ہوئی ہٹی جو زلف
ایک اندھیری رات میں نکلے مہِ تمام دو
اُن کی جبینِ نور پر زلفِ سیہ بکھر گئی
جمع ہیں ایک وقت میں ضدیں صباح و شام دو

خیر سے دن خدا دکھائے دونوں حرم ہمیں دکھائے
زمزم و بیرِ فاطمہ کے ہیں چل کے جام دو

ذاتِ حسن حسین ہے عین شبیہِ مصطفےٰ
ذات ہے ایک نبی کی ذات ہیں اسی کے نام دو

پی کے پلا کے میکشو! ہم کو بچی کچی ہی دو
قطرہ دو قطرہ ہی سہی، کچھ تو برائے نام دو

ہاتھ سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام
دستِ حسن حسین سے اور ملیں گے جام دو

ایک نگاہِ ناز پر سیکڑوں جام سے نثار
گردشِ چشمِ مست سے ہم نے پیے ہیں جام دو

وسطِ مسبّحہ پہ سر، رکھئے انگوٹھے کا اگر
نام اللہ ہے لکھا ہ اور الف ہے لام دو

ہاتھ کو کان پر رکھو یا با ادب سمیٹ لو
دال ہو ایک ح ہو ایک آخرِ حرف لام دو

نام خدا ہے ہاتھ میں، نام نبی ہے ذات میں
مُہرِ غلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

نام حبیب کی ادا جاگتے ہوتے ہو ادا
نام محمدی بنے جسم کو یہ نظام دو

نام خدا طرۂ، نام خدا رُخِ حبیب
بینی الف ہے ہ دہن زلفِ دوتا ہے لام دو

وحشی ہے ایک دل مرا، زلفِ سیاہ فام کا
بندشِ عشق سخت تر صید ہے ایک دام دو

تلووں سے اُن کے چار چاند لگ گئے مہر و ماہ کو
ہیں یہ انھیں کی تابشیں ، ہیں یہ انھیں کے نام دو

گاہ وہ آفتاب ہیں گاہ وہ ماہتاب ہیں
جمع ہیں اُن کے گالوں میں مہر و مہ تمام دو

بازیٔ زیست مات ہے موت کو بھی ممات ہے
موت کو بھی ہے ایکدن موت پہ اذنِ عام دو

اب تو مدینے لے بلا گنبدِ سبز دے دکھا
حامدؔ و مصطفیٰؔ ترے ، ہند میں ہیں غلام دو

---

شاہدِ گل ہے مست ناز جلوۂ نو بہار میں
ناز و ادا کے پھول ہیں پھولے گلے کے ہار میں

آئیں گھٹائیں جھوم کر عشق کے کوہسار میں
بارشِ غم ہے اشکبار گریۂ بے قرار میں

عشق نے چھوڑی پھلجھڑی دل کی لگی بھڑک اٹھی
آتشِ گل کے پھول سے آگ لگی بہار میں

آنکھوں سے لگ گئی جھڑی بحر میں موج آگئی
سیلِ سرشک اُبل پڑا نالۂ قلب زار میں

شوق کی چیرہ دستیاں دل کی اڑائیں دھجیاں
وحشتِ عشق کا سماں دامنِ تار تار میں

بجلی سی اک تڑپ گئی خرمنِ ہوش اڑ گیا
برق شرارہ بار تھی جلوۂ نو بہار میں

تابشِ رخ سے چار چاند لگ گئے مہر و ماہ کو

حسنِ ازل ہے جلوہ ریز آئینۂ عذار میں
کعبۂ ابرو دیکھ کر سجدے جبیں میں مضطرب
دل کی تڑپ کو چین کیا تاب کہاں قرار میں
شاہدِ گل ہے مصطفٰے اطیبہ چمن ہے جاں فزا
گلشنِ قدس ہے کھلا صحنِ حریمِ یار میں
سوسن و یاسمن، سمن، سنبل و لالہ نسترن
سارا ہرا بھرا چمن پھولا اسی بہار میں
باغِ جناں لہک اٹھا، قصرِ جناں مہک اٹھا
سیکڑوں ہیں چمن کھلے پھول کی اک بہار میں
سارے بہاروں کی دلہن ہے مرے پھول کا چمن
گلشنِ ناز کی پھبن طیبہ کے خار خار میں
تم ہو حبیبِ کبریا پیاری تمہاری ہر ادا
تم سا کوئی حسیں بھی ہے گلشنِ روزگار میں
نکلی نہ کوئی آرزو دل کی ہی دل میں رہ گئی
حسرتیں ہیں ہزار دفن قلب کے اک مزار میں
خارِ مدینہ دیکھ کر وحشتِ دل ہے زور پر
دستِ جنوں الجھ گیا دامنِ دل کے تار میں
ماہ تری رکاب میں، نور ہے آفتاب میں
بو ہے تری گلاب میں رنگ ترا انار میں
غنچۂ دل مہک اٹھا موجِ نسیمِ طیبہ سے
روح شمیم تھی بسی گیسوئے مشکبار میں
شوق کی ناشکیبیاں سوز کی دل گدازیاں

وصل کی نامرادیاں عاشق دلفگار میں

گردش چشم ناز سے حامدؔ میگسار مست
رنگِ سرور و کیف ہے چشم خمار دار میں

---

## "ذریعۂ التجا"

۱۰ ـــــ ھ ـــــ ۱۲

ما و من سے بچائے آلِ رسول — مَن عَن ہوں رضائے آلِ رسول
حق میں مجھکو گمائے آلِ رسول — مجھکو حق سے ملائے آلِ رسول
میری آنکھوں میں آئے آلِ رسول — میرے دل میں سمائے آلِ رسول
تو ہی جانے فدائے آلِ رسول — قدر سمو سمائے آلِ رسول
سات افلاک نیچے پھر کرسی — عرش رفعت سرائے آلِ رسول
چاند نا چاند کا مدینے کے — لمعۂ حق نمائے آلِ رسول
ہے ارادہ ترا ارادۂ حق — حق کی مرضی رضائے آلِ رسول
بعد جسکے نہ ہو گا فقر کبھی — وہ غنا ہے غنائے آلِ رسول
صبغۃ اللہ کی چڑھی اپنی — حق کی رنگت رچائے آلِ رسول
اسکی نیرنگیوں میں ہوں یکرنگ — رنگ وحدت جمائے آلِ رسول
ہو خودی دور اور خدا باقی — ہو خدا ہی خدائے آلِ رسول
موت سے پہلے مجھکو موت آئے — میری ہستی مٹائے آلِ رسول
یوں مٹوں میں کہ مجھ میں مٹ جائے — مجھکو مجھ سے گمائے آلِ رسول
جیتے جی جی میں میں گذر جاؤں — بھول میری اٹھائے آلِ رسول
بیڑی کٹ جائے ہر تشخص کی — قید سے یوں چھڑائے آلِ رسول
بیخودی بھی فدائے دعوٰی ہے — کر دے بیخود خدائے آلِ رسول

صورت شیخ کا تصور ہو — ہوں میں محو لقائے آلِ رسول
سر تا پایم فدا سرو پایت — وہ چہ نور و ضیائے آلِ رسول
دل و جانم فدا سرت گردم — نورِ حق نمائے آلِ رسول
بحر ہے قطرے کے سینے میں تلاطم — خم میں یم کو سمائے آلِ رسول
حقہ حق ہو ظاہر و باطن — حق کے جلوے دکھائے آلِ رسول
دل میں حق حق زباں پہ حق حق ہو — دید حق کی کرائے آلِ رسول
حق کا دیوانہ ہادئ حق سے — حق کی دھومیں مچائے آلِ رسول
فانی ہو جاؤں شیخ میں اپنے — ہو بہو ہو ادائے آلِ رسول
فانی فی اللہ باقی باللہ ہوں — تو ہی تو ہے خدائے آلِ رسول
یہ تقرب ہے نوافل سے — ہوں حبیب فدائے آلِ رسول
ہاتھ پاؤں ہو آنکھ کان ہو وہ — عقل بھی ہو فدائے آلِ رسول
میرے اعضا بنے مرا مولےٰ — مجھ پہ پیار آئے۔ آئے آلِ رسول
اُس سے دیکھوں سنوں چلوں پکڑوں — مولیٰ دے بندہ پائے آلِ رسول
میری ہستی حجاب ہے میرا — تو ہی پردہ اُٹھائے آلِ رسول
قرب حاصل ہو پھر فرائض کا — صوفی کامل بنائے آلِ رسول
ملک لاہوت سے الی الناسوت — ہوئے رجعت نہ پائے آلِ رسول
سیر فی اللہ اور من اللہ ہو — درجے سب طے کرائے آلِ رسول
پھر الی اللہ فنا کے متعلق سے — پورا سالک بنائے آلِ رسول
قید ناسوت سے رہائی ہو — پھیرے سیر کے بڑھائے آلِ رسول

شاخ لاہوت پہ بسیرا ہو
ہو سیہ طائر ہمائے آلِ رسول

یا النبی برائے آلِ رسول — دل میں بھر دے ولائے آلِ رسول
سوکھے دھانوں پہ بھی برس جائے — ابرِ جود و سخائے آلِ رسول
سر سے قربان تجھ پہ آنکھوں سے — آنکھیں سر سے فدائے آلِ رسول
سحق نعلین پر گڑا آنکھوں کا — طوطیا خاکپائے آلِ رسول
میری بگڑی بنی ہے تیرے ہاتھ — تو ہی بگڑی بنائے آلِ رسول
تجھ سے جسکو ملا ہے پیارے — تجھ سے جو کچھ پائے آلِ رسول
تیزیٔ مہرِ حشر کا کیا خوف — میں ہوں زیرِ لوائے آلِ رسول
بادشاہ بھی گدا ترے در کے — ہوں گدائے گدائے آلِ رسول
تاج والوں کا تاج عزت ہے — کہنہ نعلین پائے آلِ رسول
ٹھنڈی ٹھنڈی نسیم بادِ سحر — دل کی کلیاں کھلائے آلِ رسول
بھینی بھینی سی مست خوشبو سے — دل کی کلیاں بسائے آلِ رسول
طیبہ طیبہ میں ہیں بسی کلیاں — مہکی گلگوں قبائے آلِ رسول
بھولے بھٹکوں کا خضر ہی تو ہے — راستہ پر لگائے آلِ رسول
سبز گنبد بہار کے جا بسے جھولا — شوق کے پر لگائے آلِ رسول
خاک میری اڑے جو بعدِ فنا — مدنی ہو ہوائے آلِ رسول
اب تو گدیہ گروں کی چاندی ہے — ہیں کھرے سکہائے آلِ رسول

غم سے احسن جائے در پہ گدا
کوئی پیالہ پلائے آلِ رسول

پار بیڑا لگائے آلِ رسول      ڈوبے بجرے ترائے آلِ رسول
جو ہیں اپنے پرائے آلِ رسول      سب کو اپنا بنائے آلِ رسول
ٹھوکروں پہ نہ ڈال غیروں کی      ہم ہیں قدموں میں آئے آلِ رسول
تیرا باڑا لیے بٹ رہا جگ میں      تو ہی دے یا دلائے آلِ رسول
جھولی پھیلائے ہے ترا منگتا      بھر دے داتا برائے آلِ رسول
دیدے پچکار کر کوئی ٹکڑا      سگِ در کو رضائے آلِ رسول
در سے اپنے نہ کر اُسے در در      در دے در کی رضائے آلِ رسول
دور دوری کا دَور دُورا ہو      دُور پھیرے نہ آئے آلِ رسول
بکھرے در بدر بھٹکتے ہیں      دے ٹھکانہ برائے آلِ رسول
تلخیاں ساری دور ہو جائیں      مے شربت پلائے آلِ رسول
ہیں رضا غوث کے قدم بقدم      ہیں قدم اُن کے پائے آلِ رسول
جس نے پایہ تمہارا پایا ہے      کہا اٹھائیں نے پائے آلِ رسول
وہی قدموں کے نیچے ہے جنت      اور قدم ہیں یہ پائے آلِ رسول
اُن کی سیرت ہے سیرتِ نبوی      اُن کی صورت لقائے آلِ رسول
اُن کے جلووں میں اُنکے جلوے ہیں      ہر ادا ہے ادائے آلِ رسول
آ کے دیکھیں جو اعلیٰحضرت کو      آنکھیں کہہ دیں یہ آئے آلِ رسول
ہے بریلی میں آج مارہرہ      اعلیٰحضرت ہے جائے آلِ رسول
قادریوں کا ہے لگا میلہ      ہے تماشا ضیائے آلِ رسول
نوری مسند پہ نوری پتلا ہے      اچھا ستھرا رضائے آلِ رسول
چھتر رحمت کا شامیانہ ہے      سر پہ ہے یا ردائے آلِ رسول

ہیں پروں سے کیے ہوئے سایہ — پرے قدسی جمائے آل رسول
ہیں گھٹا ٹوپ رحمتیں چھائیں — پا ہے ظل ہمائے آل رسول
غوث کا ہاتھ ہے مریدوں پر — برزمیں کالسماء آل رسول
برکاتی برکات کا دولہا — شاہ احمد رضائے آل رسول
برکاتی پیار کا سہرا — تیرے سر ہے رضائے آل رسول
قادریت دلہن بنی۔ نوشہ — شاہ احمد رضائے آل رسول
نور کا عقد جوڑا شاہانہ — نوری جامہ عبائے آل رسول
نور کی چہرے پر نچھاور ہے — صدقے ہم سب گدائے آل رسول

بیل میری بھی اب منڈھے چڑھ جائے
صدقہ حامد رضائے آل رسول

## نغمۂ رسالت

(از برکات حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ العزیز)

موج خیز ہیں رحمت بنگلی محبوب خدا سبحان اللہ — اک بار جو دیدار کرتے سو بار کہا سبحان اللہ
میراں کو چمکے برقی اور نظر اک آن چلا و برسوں کا سفر — [illegible] نے کہا سبحان اللہ
طالب کا پتہ مطلوب کو ہے مطلوب ہے طالب سے واقف — پردے میں بلا کر مل بھی لئے پردہ بھی رہا سبحان اللہ
یہ بھید کہاں [illegible] معراج کی شب ہے راز نہاں — وہ نور حجاب نور میں تھے محبوب نے کہا سبحان اللہ
جب سجدوں کی آخری منزل تک جا پہنچا محبوب خدا — [illegible] نے کہا ماشاء اللہ حضرت نے کہا سبحان اللہ

کچھ حامد و نسیان ہی کیا یہ راز ہیں حسن و الفت کے
خالق کا حبیبی کہنا تھا خلقت نے کہا سبحان اللہ

## امام اہلِ سنت مجدد دین و ملت اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری

## فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں

# نذرانۂ عقیدت

اے رضا مرتبہ کتنا ہوا بالا تیرا
ہند تو ہند عرب میں ہوا شہرہ تیرا

نام اعلیٰ ہے ترا حضرتِ اعلیٰ تیرا
کام اولیٰ ہے ترا اے شہِ والا تیرا

کوئی کیا جانے بڑا کتنا ہے رتبہ تیرا
اصفیا چومنا چاہیں وہ ہے تلوا تیرا

کارِ تجدید ادا کرتا تھا خامہ تیرا
سرِ باطل کا اُٹھا کرتا تھا تیغا تیرا

کتنا اونچا کیا اللہ نے رتبہ تیرا
غوثِ اعظم کو کیا آقا و مولے تیرا

تیرے اچھوں نے کیا ہے بڑا اچھا تیرا
پھر بھلا کیا کوئی بدخواہ کریگا تیرا

نسبتِ آلِ رسولی بھی عجب نسبت ہے
غوث تک لے گیا تجھکو یہ وسیلہ تیرا

عمر کا تیرہواں سن اور دہم چار ہی دن
اتنی مدت میں ہوا اسلام کا چرچا تیرا

اس صدی کا تو مجدد تو زمانے کا امام
اہلِ حق چلتے ہیں جس پہ وہ ہے رستہ تیرا

تجھکو اللہ نے ہر فضل عطا فرمایا
کون سا علم کہ جس میں نہیں حصہ تیرا

تجھ پہ ہے اک تنِ بے سایہ کا ایسا سایا
پھیلتا جاتا ہے ہر سمت اُجالا تیرا

اس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سنا
غوثِ اعظم کی کرامت تھی سراپا تیرا

ہر جگہ منظرِ اسلام نظر آتا ہے
تیرا گھر کوچہ و بازار محلہ تیرا

آج تک بھی ترے شاگردوں کے شاگردوں سے
قصرِ باطل میں بلند ہوتا ہے نعرہ تیرا

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رضا
شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا

تیری ہر بات ہے آئینہ حق و باطل
تیرے ہر کام میں ہے رنگ نرالا تیرا

فاضل ایسا کر دیا رب نے تجھے فضلِ کثیر ۔۔۔ عالم ایسا کہ ہر عالم ہوا شیدا تیرا

ہر ورق تیرا شریعت کی دلیلِ روشن ۔۔۔ ایک قانونِ مکمل ہے فتاوٰی تیرا

تیری تحریر پہ انگشت بدنداں تھا عرب ۔۔۔ تیری تقریر تھی حق قادری تیغا تیرا

ترجمہ وہ کیا قرآن کا کنز الایمان ۔۔۔ حشر تک جاری یہ فیضان رہیگا تیرا

تو نے عنوان یہ ایمان کا دنیا کو دیا ۔۔۔ عشقِ سرکارِ دو عالم تھا وظیفہ تیرا

میں رضا کار رہا تیرا سفر ہو کہ حضر ۔۔۔ نام ہر بار میں لیتا رہا آقا تیرا

کارنامہ تری تجدید کا اللہ اللہ ۔۔۔ مسلکِ اہلِ سنن بن گیا رستہ تیرا

تو نے ایمان دیا تو نے جماعت دیدی ۔۔۔ اہلسنت پہ ہے احسان یہ آقا تیرا

مصطفےٰ[1] کا ترے خادم ترے حامد[2] کا غلام

خوشتر بندۂ دربار ہے تیرا تیرا

معروضہ

فقیر قادری سگِ بارگاہِ رضوی محمد ابراہیم خوشتر صدیقی

غفرلہ المولیٰ القوی

خانقاہ قادریہ رضویہ ڈربن جنوبی افریقہ

[1] حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری برکاتی نوری قدس سرہ النورانی

[2] حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں قادری رضوی نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

ہفت روزہ "اخبار جہاں" کراچی' نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸؍ جولائی ۱۹۹۵ء میں "مکتوب دہلی" کے عنوان سے سید عبدالوحید حسینی کے قلم سے ایک مقالہ سپرد اشاعت کیا ہے۔ جس میں فاضل مقالہ نگار نے بھارت کی جنگی تیاریوں پر خرچ ہونے والے کھربوں روپے کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ہندوستان کے وزیر اعظم نرسیما راؤ نے بریلی میں حضرت امام احمد رضا کے مزار کی تزئین و آرائش اور جدید کمپلیکس کی تعمیر کے لیے ایک کروڑ روپیہ دینے کی پیش کش کی ہے۔ ہندوستان کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ سلمان خورشید ایک کروڑ روپیہ لے کر دربار پر پہنچ گئے۔ مگر پانچ ہزار سے زائد مسلمانوں کے ہجوم نے وزیر اعظم کو مزار پر جانے سے روک دیا۔ مشتعل ہجوم نے وزیر مملکت کو ایک کروڑ روپے کے بریف کیس سمیت بھگا دیا"۔

آپ "مکتوب دہلی" کے نامہ نگار کے الفاظ کو بار بار پڑھیں اور دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت کے غریب نام لیوا اور ان کے مزار کے تہی دست سجادہ نشین کس لی غیرت سے اتنی خطیر رقم کو ٹھکرا رہے ہیں۔ ہندوستان میں ایک کروڑ کی رقم کوئی معمولی رقم نہیں۔ گر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی روح آج بھی پکار رہی ہے

"میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں!

آج بریلی میں اعلیٰ حضرت کے مزار کی ازسرنو تعمیر ہو رہی ہے۔ مسجد کو وسیع کیا جا رہا ہے۔ ایک عظیم الشان لائبریری قائم ہو رہی ہے۔ ایک اشاعتی ادارہ قائم ہو رہا ہے۔ ایک دارالافتاء کا سیکرٹریٹ بنایا جا رہا ہے۔ یہ کروڑوں روپے کا منصوبہ ہے مگر اعلیٰ حضرت کے جانشین کسی ایک رقم کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے جس سے اعلیٰ حضرت کی غیرت پر حرف آئے۔